ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

10 اکتوبر 2024ء | ربیع الثانی 1446ھ

عزم وہمت اور صبرو استقامت کے 95 سال

- ام المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ سلام اللہ علیہا
- تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کی بہار
- مبارک ثانی کیس، تفصیلی فیصلے میں تاخیر کیوں؟
- مشرق وسطی کی شکست وریخت کا صہیونی امریکی منصوبہ
- بس ایک ملاقات، عمر بھر کو کافی
- مرزا قادیانی مسیح موعود کیوں نہیں؟

ختمِ نبوت

”قصر نبوت کی آخری اینٹ، سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی اور کتاب نبوت کا آخری ورق سید الاولین والآخرین، قائد المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ آپ کے بعد نہ تو اب تک کسی شخص کو یہ منصب ملا ہے نہ مل سکتا ہے اور نہ ہی اب قیامت تک کسی کو کسب ومحنت اور ریاضت ومجاہدہ کے ذریعہ اور نہ ہی وہبی طور پر عطاء کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کوئی اصلی حقیقی اور متبوع و مقتدیٰ یا فرعی مجازی اور تابع وطفیلی یا ظلی وبروزی یا مستقل یا عارضی یا اُمتی یا غیر اُمتی غرض کسی قسم کا کوئی نبی اور رسول ہرگز، ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا۔ نتیجۃً اب اگر کوئی بڑے سے بڑا مسلمان اور صاحب کشف وکرامت بزرگ بھی خدانخواستہ نبوت کا دعویٰ کردے تو وہ قرآن کریم کی نصوصِ صریحہ وقطعیہ کے تحت پکا کذاب و دجال، دائرہ اسلام سے بالکل خارج، قطعی کافرو مرتد اور کفریہ عقیدہ و دعویٰ پر اصرار کرنے کے باعث واجب القتل ہے۔ ختم نبوت کی حقانیت وقطعیت پر قیامت تک کے لیے سب سے پہلا اور مکمل اجماع ہے۔ جس کی روشنی میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کا دائرہ اسلام سے خارج، کافر مرتد اور ایک غیر مسلم اقلیت ہونا، قطعی ویقینی اور عالم اسلام کے متفقہ فتوی کے عین مطابق ہے۔“

جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

70% OFF
ORDER NOW
BIGSALE
GOLDEN DISCOUNT
ختم نبوت گولڈن جوبلی کے موقع پر
حیاتِ امیر شریعت
عام قیمت 1200
GOLDEN DISCOUNT 500
پاکستان میں کیا ہوگا
عام قیمت 250
GOLDEN DISCOUNT 100
سیدی و ابی
عام قیمت 900
GOLDEN DISCOUNT 400
تحریک تحفظ ختم نبوت
جلد 2/1
عام قیمت 4500
GOLDEN DISCOUNT 2000
مکتبہ مجلس احرار اسلام پاکستان
بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم ملتان
SHOP NOW
03008020384
قیمت: 100
قیمت: 100
قیمت: 50
گولڈن جوبلی وال کلاک
احرار بال پوائنٹ
کارڈ آیت خاتم النبیین
خاتم النبیین وال کلاک
احرار بال پوائنٹ
ختم نبوت گولڈن جوبلی کیرنگ
اقوال امیر شریعت وال کلاک
اسٹیکر اقوال امیر شریعت
برائے رابطہ: مولانا اخلاق احمد
0324 7136015
03467136015

بیاد

حضرت امیر شریعت، سید الاحرار

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی و امیر اوّل مجلس احرار اسلام

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

Regd.M.NO.32

جلد 35 شمارہ 10

اکتوبر 2024ء —— ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ

بانی

ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

جانشینِ امیر شریعت، امام الاحرار حضرت مولانا

سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ

(مسند نشین خانقاہ سراجیہ)

سرپرست شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب

جناب ملک محمد یوسف صاحب

مدیر مسئول: سید محمد کفیل بخاری

رفقاء فکر

عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، میاں محمد اویس

سید عطاء المنان بخاری، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا تنویر الحسن احرار

رکن ادارہ: محمد نعمان سنجرانی

منتظم ترسیلات: جام ریاض احمد رابطہ 0300-8020384

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک —— 600/= روپے

بیرونِ ملک —— 9000/= روپے

فی شمارہ —— 50/= روپے

رابطہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

www.ahrar.org.pk kafeel.bukhari@gmail.com

majlasahrar@hotmail,com majlasahrar@yahoo.com

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوۃ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان — ناشر: سید محمد کفیل بخاری — طابع: تشکیل نور پرنٹرز ملتان

ترسیل زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان اکاؤنٹ نمبر یو بی ایل 0278-1005278 ایم ڈی اے چوک ملتان

تشکیل

اداریہ	تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کی بہار	سید محمد کفیل بخاری	3
	فتح ربوہ کے پچاس سال		
//	مبارک ثانی کیس، تفصیلی فیصلے میں تاخیر کیوں؟	//	5
	قادیانی نواز حکومتی رویے		
افکار	مشرق وسطی کی شکست وریخت کا صہیونی امریکی منصوبہ	محمد عمران مسجدی	6
//	غزہ جنگ: کوک، پیپسی بائیکاٹ سے پاکستان اور مصر سمیت ملکوں میں مقامی برانڈز کا فروغ	رپورٹ: وائس آف امریکہ	10
//	سود پاکستان کی سالمیت کیلئے خطرہ!	انصار عباسی	13
دین ودانش	ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ سلام اللہ علیھا	محمد فھد حارث	15
ادب	سیرت طیبہ کا ایک واقعہ/ ایک عہد/ ایک نظم	جناب سعود عثمانی	18
//	منقبت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ	نادر صدیقی	22
یادرفتگان	بس ایک ملاقات، عمر بھر کو کافی	ڈاکٹر عتبان محمد چوہان	23
//	مولانا حافظ حکیم عبدالمجید نابینا	حضرت مولانا تاج محمودؒ	28
آپ بیتی	ایک محافظ کا زندگی نامہ	مولانا محمد مغیرہ	31
	محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں (قسط نمبر 2)		
استفتاء	قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنے کا حکم	ادارہ	40
مطالعہ قادیانیت	قادیانی جلسہ ٹائیں ٹائیں فش	افتخار احمد، جرمنی	41
//	مرزا قادیانی مسیح موعود کیوں نہیں؟ (قسط نمبر 1)	عطاء محمد جنجوعہ	43
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	50
ترحیم	مسافران آخرت	ادارہ	64

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کی بہار

7رستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی وسینٹ نے متفقہ طور پر آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ 7رستمبر 2024ء کو اس عظیم فیصلے کے پچاس سال پورے ہونے پر ملک بھر میں اجتماعات ختم نبوت کا سلسلہ شروع ہوا جو اب تک جاری ہے۔ اس سلسلے میں ملکی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع مینار پاکستان لاہور کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کو ''یوم الفتح'' اور ''گولڈن جوبلی، تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کے عنوان سے منسوب کیا گیا۔

یہ کانفرنس جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اشتراک سے منعقد ہوئی۔ غالباً مئی 2024ء میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے اس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا تھا۔ یکم جون 2024ء کو مولانا فضل الرحمٰن ملتان تشریف لائے تو حسبِ سابق مجھ عاجز کو یاد فرمایا۔ میں حاضر ہوا تو مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ یہ ان کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ اکثر مجھے دروازے تک رخصت کرنے آتے ہیں۔ اس روز بھی واپسی پر مینار پاکستان والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت کے حوالے سے پوچھا کہ آپ کو دعوت مل چکی؟ آپ شریک ہوں گے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے دعوت نہیں ملی، فرمایا کہ مجھے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ آپ کو دعوت دے دی ہے۔ عرض کیا کہ یہ بات درست نہیں۔ دروازے پر رخصت کرتے ہوئے مجھے فرمایا کہ آپ کانفرنس میں ضرور شریک ہوں میں نے بوجوہ معذرت کی لیکن قبول نہ ہوئی۔ اگلے روز میں سفر حج پر روانہ ہو گیا۔ 3رستمبر کو مولانا نے فون کر کے مجھے فرمایا کہ 7رستمبر کو ختم نبوت کانفرنس، مینار پاکستان لاہور میں شریک ہوں۔ عرض کیا کہ معافی کی کوئی صورت؟ فرمایا نہیں۔ بس آپ شرکت کریں۔ عرض کیا کہ پھر آپ داعی ہیں، تعمیل حکم میں آپ کے پاس حاضر ہو کر شرکت کروں گا۔ کانفرنس سے ایک روز قبل 6رستمبر کی صبح مولانا اللہ وسایا نے ناشتے کی دعوت کے بعد کانفرنس کا دعوت نامہ بھی عنایت فرمایا۔ عرض کیا کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن، تین ماہ قبل اور پھر تین روز قبل مجھے دعوت دے چکے ہیں۔

چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ ہی کانفرنس میں شریک ہو کر پانچ منٹ میں اپنی گفتگو مکمل کی۔ بلاشبہ یہ ملکی تاریخ کا ایک بہت بڑا اجتماع تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر عمائدینِ ملت نے اس کانفرنس کے ذریعے

واضح پیغام دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر کوئی مفاہمت قبول نہیں۔ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے قوانین کی بہرصورت حفاظت کی جائے گی۔ ہم اپنی پُر امن جدو جہد جاری رکھیں گے اور آئینِ پاکستان کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔

مجلس احرار اسلام نے کوئی چالیس سال قبل 7 ستمبر کو ختم نبوت کانفرنسز منعقد کرنے اور اخبارات کے خاص ایڈیشن شائع کرانے کا اہتمام کیا تھا۔ پھر یکم تا 7 ستمبر ہفتہ ختم نبوت، پھر عشرۂ ختم نبوت اور اب ماہِ ختم نبوت منانے کا اعلان کر کے ملک بھر میں ایک ماحول بنا دیا۔ 5 ستمبر کو ایوانِ احرار لاہور اور 11، 12 ربیع الاوّل 1446 مطابق 17,16 ستمبر 2024ء کو 49 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس وجلوس دعوت اسلام چناب نگر کے ذریعے پیغام ختم نبوت کو ملک بھر میں پہنچایا گیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی آگاہی اور عوامی شعور کی بیداری کے لیے احرار اجتماعات کا سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

احرار کارکنوں کا شکریہ!

49 ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس مسجد احرار چناب نگر میں ملک بھر سے احرار کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ سابقہ برسوں کی نسبت زیادہ محنت کر کے کثیر تعداد میں مسلمان بھائیوں کو کانفرنس میں شرکت کے لیے اپنے ساتھ لائے۔ احرار کارکنوں کے علاوہ مختلف شہروں سے اپنے اپنے نظم کے تحت بہت سے علماء، دینی مدارس اور کالجز کے طلباء، دینی جماعتوں کے کارکنان ومقامی رہنمایان بڑی تعداد میں تشریف لائے اور کانفرنس وجلوس دعوت اسلام میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاءِ خیر عطاء فرمائے اور حاضری قبول فرمائے۔ (آمین)

خاص طور پر ماتحت مجالس احرار اسلام کے تمام کارکنوں اور ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اُن کا ممنون ہوں کہ وہ قافلۂ احرار کی عزت وشان میں اضافے کا سبب بنے اور شانے سے شانہ ملا کر ہمارے حوصلے مزید بلند کیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شان کے مطابق اجر عظیم عطاء فرمائے (آمین)

فتح ربوہ کے پچاس سال

2/ جون 1975ء کو ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ چناب نگر (ربوہ) میں داخل ہوئے اور محلّہ چھنی قریشیاں میں پہلی احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں قادیانیوں کو قبول اسلام کی دعوت دی اور مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کر کے ان کے ایمانوں کا تحفظ کیا۔ 27/ فروری

1976ء کو جانشین امیر شریعت امام الاحرار حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے چناب نگر میں مسلمانوں کی پہلی مسجد، جامع مسجد احرار کا سنگ بنیاد رکھا، نماز جمعہ پڑھائی اور ابناء امیر شریعت اس جرم میں گرفتار کر لیے گئے۔ 1934ء میں قافلۂ احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت قادیان میں داخل ہوا۔ اور 41 سال بعد 1975ء میں ابناء امیر شریعت کی زیر قیادت احرار کا قافلہ حق (ربوہ) چناب نگر میں داخل ہوا۔ 2025ء میں احرار کی اس فتح مبین کو پچاس سال ہو جائیں گے۔ احرار کارکن پورا سال بھرپور تیاری کریں۔ آئندہ سال 2025ء چناب نگر میں پچاس سالہ احرار تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ یہ ایک عظیم اجتماع ہوگا جو مجلس احرار اسلام کی تحفظ ختم نبوت اور دعوت اسلام کی جدوجہد میں تاریخ ساز اور عہد ساز ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔

مبارک ثانی کیس، تفصیلی فیصلے میں تاخیر کیوں؟

22/اگست 2024ء کو سپریم کورٹ نے مشہور قادیانی مبارک ثانی کیس کا مختصر فیصلہ سنایا اور اپنے سابقہ فیصلے میں معترضہ پیراگراف ختم کرنے کا اعلان کیا۔ دو ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک تفصیلی فیصلہ نہیں سنایا گیا۔ اس مقدمے میں شروع دن سے تاخیری رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ پوری قوم متفکر ہے۔ چیف جسٹس جناب فائز عیسیٰ سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد تفصیلی فیصلہ جاری کر کے قوم کے اضطراب کو ختم کریں۔

قادیانی نواز حکومتی رویے:

گذشتہ دنوں پنجاب کے سکولز میں غیر مسلم طلباء کی تعداد معلوم کرنے کے لیے پنجاب حکومت نے حکم جاری کیا مگر متعلقہ فارم میں غیر مسلم اقلیتوں عیسائی، ہندو تو درج تھے لیکن قادیانی درج نہیں تھا۔ جسے بعد میں دینی حلقوں کے احتجاج پر درج کیا گیا۔ اسی طرح لاہور میں ایک قادیانی عبادت گاہ سے مسلسل کفر وارتداد کی تبلیغ جاری تھی جو آئین وقانون کے خلاف تھی۔ بار بار توجہ دلانے پر انتظامیہ نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ اس دوران قادیانیوں نے ایک ضعیف العمر سادہ مسلمان کو تبلیغ کر کے کافر ومرتد کر لیا۔ جس کے ردعمل میں شدید احتجاج ہوا بالآخر انتظامیہ کو قادیانی عبادت گاہ سیل کرنا پڑی اس قسم کے واقعات حکومت وانتظامیہ کی قادیانیت نوازی کے ردعمل میں ہوتے ہیں۔ آخر حکومت آئین وقانون پر عمل کیوں نہیں کرتی۔ حکمران ہوش کے ناخن لیں اور قادیانیت نوازی ترک کریں۔

☆......☆......☆

محمد عمران مسجدی

مشرق وسطی کی شکست وریخت کا صہیونی امریکی منصوبہ

مشرق وسطی کے لیے صہیونی حکومت کا قطعی اور مفصل پلان پورے علاقے کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم اور تمام موجودہ عرب ریاستوں کی تحلیل ہے۔ 1996 کی اس دستاویز میں اسرائیل کو ایک بڑی علاقائی طاقت بنانے اور پڑوسی مسلم ملکوں کے ساتھ جارحانہ رویہ اختیار کرنے کی بات کی گئی ہے۔ مشرق وسطی اور پاکستان کی تقسیم ناگزیر ہے (امریکی آرمڈ فورسز جرنل: سابق فوجی افسر اور دفاعی امور کا ماہر رالف پیٹرز)

پیرس امن کانفرنس (1919۔20) میں سابق عرب صوبوں کو سلطنت عثمانیہ سے الگ کرنے اور ان پر نیا مینڈیٹ نظام لاگو کرنے کے فیصلے کے بعد، عالمی صہیونی تنظیم world zionist organization نے اپنی قراردادوں کا مسودہ کانفرنس میں پیش کیا تھا۔ پھر اس زایونسٹ آرگنائزیشن نے دوسری جنگِ عظیم (1939۔45) کے فوری بعد اس مسودہ کے مطابق نقشہ بھی جاری کیا۔ اس کے مطابق جنوبی لبنان کے وہ علاقے بھی اسرائیل میں شامل تھے جن پر اس وقت اسرائیل غزہ کے خلاف جاری جنگ کو پھیلاتے ہوئے مسلسل حملے کر رہا ہے۔

آج 2023۔24 میں جس علاقہ پر اس وقت صہیونی وزیر اعظم نیتن یاہو نے بظاہر ایرانی حمایت یافتہ عسکری تنظیم حزب اللہ کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے پہلے لبنان پر مواصلاتی حملہ کیا اور پیجر و واکی ٹاکیز کو تباہ کر کے ہزاروں مقامی باشندوں کو زخمی اور کئی ایک کو ہلاک کر دیا۔ اور اب گزشتہ دو روز کے دوران اسرائیل کی جانب سے جنوبی و مشرقی لبنان پر بے تحاشا بمباری جاری ہے۔ جس میں شدت کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ گزشتہ روز لبنانی شہریوں کو 80 ہزار سے زائد کالز موصول ہوئی تھیں، جن میں انھیں دارالحکومت بیروت تک کا علاقہ خالی کر دینے کو کہا گیا تھا۔ ان صہیونی حملوں میں لبنانیوں کا شدید جانی و مالی نقصان ہوا اور وہ اس علاقہ سے ہجرت پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ان حملوں میں اب تک 35 بچوں اور 58 خواتین سمیت کم از کم 492 افراد ہلاک اور 1645 زخمی ہو چکے ہیں۔ موجودہ سیناریو میں آج سے قریب پندرہ سولہ برس قبل کا انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز (اسلام آباد) کا چشم کشا تحقیقی مقالہ مڈل ایسٹ میں صہیونی اور امریکی مستقبل کے منصوبوں کو سمجھنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔

بلاشبہ نائن الیون کے واقعات، افغانستان میں طالبان اور عراق میں صدام حکومت کے خلاف کارروائی، سب کی بنیاد جھوٹ پر تھی۔ اس کھیل میں صہیونی اور امریکی اپنے اپنے مفاد کے لیے برابر کے شریک ہیں۔ امریکا کو مختلف مسلمان ملکوں کے وسائل خصوصاً تیل کے ذخائر مطلوب ہیں جبکہ صہیونی ایک مدت سے عظیم تر اسرائیل کے قیام کے

لیے مشرق وسطی کے بہت بڑے علاقے پر قبضے کے خواب دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ 1904ء میں صہیونی تحریک کے بانی تھیوڈور ہرزل نے کہا تھا:

''اسرائیلی ریاست کا علاقہ مصر کے ڈیلٹا سے دریائے فرات تک پھیلا ہوا ہے۔''

(کمپلیٹ ڈائریز ہائی تھیوڈاور ہرزل-جلد دوم صفحہ ا ے)

جبکہ جیوش ایجنسی برائے فلسطین کے رکن ربی فش مین مین نے 9 جولائی 1947ء کو اقوام متحدہ کی اسپیشل انکوائری کمیٹی کے سامنے اپنی گواہی میں دعوی کیا تھا کہ:

''سرزمین موعودہ مصر کے دریا سے فرات تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں شام اور لبنان کے بعض علاقے بھی شامل ہیں۔'' (بحوالہ " دی زائیونسٹ پلان فار دی مڈل ایسٹ شائع کردہ عرب- امریکن یونیورسٹی گریجویٹیں۔ جولائی 1982ء)۔

فروری 1982ء میں اسرائیلی وزارت خارجہ سے وابستگی رکھنے والے تجزیہ کار اور صحافی اودو ینون (oded yinon) نے مسلم دنیا کے لیے صہیونیت کے توسیع پسندانہ عزائم کا بھرپور اظہار انیس سواسی کی دہائی میں اسرائیل کے لیے حکمت عملی a strategy for israel in the ninteen eighties کے عنوان سے تیار کی گئی دستاویز میں کیا تھا۔

عبرانی زبان میں یہ تحریر عالمی صہیونی تنظیم کے شعبہ اطلاعات کے جریدے kivunim (ہدایات) میں شائع ہوئی تھی۔ جولائی 1982ء میں اس دستاویز کا انگریزی ترجمہ ''مشرق وسطی کے لیے صہیونی منصوبہ (the zionist plan for the middle east) کے نام سے ایسوسی ایشن آف عرب امریکن یونیورسٹی گریجویٹس (aaug) نے شائع کیا۔ اس کے ناشر خلیل نخلہ نے اپنے پبلشرز نوٹ میں اس دستاویز کو مشرق وسطی میں صہیونی حکمت عملی کے حوالے سے سب سے واضح مفصل اور غیر مبہم بیان قرار دیا ہے۔ جبکہ اس کے مترجم پروفیسر اسرائیل شحاک اپنے پیش لفظ میں اسے مشرق وسطی کے لیے صہیونی حکومت کا قطعی اور مفصل پلان بتاتے ہیں جو''پورے علاقے کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم اور تمام موجودہ عرب ریاستوں کی تحلیل پر مبنی ہے۔''

اسرائیل شحاک یروشلم یونیورسٹی میں کیمسٹری کے استاد تھے۔ وہ انسانی حقوق کے علمبردار اور صہیونی تحریک اور اس کے خطرناک عزائم کے شدید ناقد تھے۔ ان کا انتقال 2001ء میں ہوا۔ اپنے پیش لفظ میں وہ مزید لکھتے ہیں:

''تمام عرب ریاستوں کو اسرائیل کے ذریعے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں توڑ دینے کا تصور حکمت عملی کے حوالے سے اسرائیلی سوچ میں بار بار متشکل ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر روزنامہ ہارٹز کا فوجی امور کا نامہ نگار ze'ev schiff (جو شاید اسرائیل میں اس موضوع پر سب سے زیادہ معلومات رکھنے والا شخص ہے) بتاتا ہے کہ

عراق میں اسرائیل کے مفاد کے نقطہ نظر سے جو بہترین صورت ہوسکتی ہے وہ عراق کی شیعہ ریاست اور سنی ریاست میں تحلیل اور کرد علاقے کی علیحدگی ہے (ہارٹز 6 فروری 1982ء)۔

امریکا کے معروف تھنک ٹینک رینڈ کارپوریشن نے عراق پر حملے کے بعد امریکی فضائیہ کے کہنے پر مسلم دنیا نائن الیون کے بعد' the muslim world, after 9/11' کے عنوان سے ایک تحقیقی رپورٹ تیار کی۔ اس کا خلاصہ ''نائن الیون کے بعد مسلم دنیا میں امریکی حکمت عملی strategy in the muslim world after 9/11 عنوان سے 2004ء میں جاری کیا۔ اس رپورٹ میں امریکی حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ عالم اسلام میں امریکی پالیسی کے مسلمانوں اہداف کے حصول کے لیے شیعہ سنی اور عرب غیر عرب اختلافات کو استعمال کیا جانا چاہیے۔''

''معروف امریکی تجزیہ کار مائک وٹنی کے مطابق اس تحقیقی مطالعے کا بنیادی مقصد مسلمانوں میں فرقہ وارانہ نسلی، علاقائی اور قومی سطحوں پر پائے جانے والے کلیدی اختلافات اور تنازعات کا تعین کرنا اور یہ اندازہ لگانا تھا کہ یہ اختلافات امریکا کو اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے کیا مواقع فراہم کرتے ہیں۔'' (ڈیسیڈنٹ وائس 14 فروری 2005ء)

مشرق وسطی کا جغرافیہ تبدیل کرنے اور اس کے لیے عراق کو نقطہ آغاز بنانے کے معاملے میں اسرائیل کے صہیونی اور امریکا کے استعماری حکمرانوں کے درمیان کتنا مکمل گٹھ جوڑ ہے، اس کا ایک دستاویزی ثبوت 1996ء میں ''اے کلین بریک: اے نیو اسٹریٹی فار سیکیورنگ دی ریم'' کے نام سے 1996ء میں منظر عام پر آیا۔

the institute for advanced strategic and political studies کے زیر اہتمام یہ انتہائی بارسوخ امریکی صہیونیوں کی جانب سے اسرائیل کے لیے تیار کردہ حکمت عملی تھی جن میں بش انتظامیہ میں نائب وزیر دفاع رہنے والے ڈوگلس فیتھ بھی شامل ہیں۔ اس دستاویز میں اسرائیل کو ایک بڑی علاقائی طاقت بنانے اور پڑوسی مسلم ملکوں کے ساتھ جارحانہ رویہ اختیار کرنے کی بات کی گئی ہے۔ امن کے لیے فلسطینیوں اور ہمسایہ مسلم ممالک کے ساتھ افہام وتفہیم کے بجائے طاقت کے بل پر یکطرفہ اور من مانے اقدامات کے ذریعے نمٹنے کی حکمت عملی تجویز کی گئی ہے۔ عراق سے صدام حکومت کی رخصتی کو اس دستاویز میں بھی اسی طرح ناگزیر بتایا گیا ہے جیسے اسرائیل کی اپنی تیار کردہ 1982ء کی حکمت عملی میں۔

اس امریکی دستاویز کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"Israel can shape its strategic envioronment in cooperation with Turkey and Jordon, by weakeniing, containing and even rolling back syria. this effort can focus on removing saddam

hussein from power in iraq --- an important israeli strategic bjective in its own right --- as a means of foiling syria's regional ambitions."

''اسرائیل ترکی اور اردن کے تعاون سے، شام کو کمزور کر کے گھیر کر حتی کہ رول بیک کر کے، اپنے تزویری ماحول کی تشکیل کر سکتا ہے۔ اس کے لیے عراق میں صدام حسین کو اقتدار سے الگ کرنے پر توجہ دینی ہوگی۔ یہ بجائے خود اسرائیل کے مفاد میں اس کا ایک اہم تزویری ہدف بھی ہے اور شام کے علاقائی عزائم کو ناکام بنانے کا ذریعہ بھی''۔

مشرق وسطی بلکہ پوری مسلم دنیا کی شکست وریخت کا صہیونی امریکی منصوبہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ اس سلسلے میں اودینن نے 1982ء میں جو پلان پیش کیا، 1996ء میں صہیونی امریکیوں نے ''اے کلین بریک'' کے نام سے اسرائیلی حکومت کے لیے جو حکمت عملی تجویز کی اور 2004ء میں رینڈ کارپوریشن نے امریکی حکومت کو عالم اسلام میں اپنے مفادات کے حصول کے لیے مسلمانوں کے فقہی نسلی، علاقائی اور سیاسی اختلافات سے فائدہ اٹھانے کا جو مشورہ دیا۔

اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے جون 2006ء میں امریکا کے آرمڈ فورسز جرنل میں سابق فوجی افسر اور دفاعی امور کے ماہر رالف پیٹرز ralph peters نے "blood borders: how a better middle east would look" (خونی سرحدیں: مشرق وسطی بہتر کیسے دکھائی دے گا) کے عنوان سے مشرق وسطی اور پاکستان کی تقسیم کو اس بنیاد پر ناگزیر قرار دیا کہ ان کی سرحد میں غیر فطری ہیں۔

پاکستان کی شکست وریخت کی تجاویز اس منصوبے میں عراق کی تین حصوں میں تقسیم کے علاوہ سعودی عرب سمیت خلیجی ریاستوں اور دیگر عرب ملکوں کی شیعہ آبادی پر مشتمل ایک عرب شیعہ ریاست اور ایک کرد ریاست کے قیام اور مشرق وسطی کے نقشے میں مزید تبدیلیوں کے علاوہ پاکستان کے جغرافیہ کو تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس اسکیم میں آزاد بلوچستان کے قیام کو ناگزیر بتایا گیا ہے۔ صوبہ سرحد کی افغانستان میں شمولیت کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ افغانستان کے شیعہ آبادی والے صوبوں کو ایران میں شامل کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جبکہ مکے اور مدینے کو سعودی عرب سے الگ کر کے ویٹی کن کے طرز پر علیحدہ ریاست بنانے کو مسلم دنیا میں بے چینی کے اسباب کے خاتمے کے لیے ضروری بتایا گیا ہے۔ عالم اسلام کی شکست وریخت کے حوالے سے 1982ء کے اسرائیلی ماہر اودینن اور 2006ء کے امریکی ماہر کے منصوبے میں دلائل، اسباب اور مدعا سب میں حیرت انگیز یکسانیت ہے۔

بحوالہ:

کتاب: دہشتگردی اور مسلمان از ثروت جمال اصمعی (2018ء)

پانچواں باب: مسلم ملکوں کی توڑ پھوڑ کے منصوبے (دہشگردی کا حیلہ ان کی تکمیل کے لئے تراشا گیا)

رپورٹ: وائس آف امریکہ

غزہ جنگ: کوک، پیپسی بائیکاٹ سے پاکستان اور مصر سمیت ملکوں میں مقامی برانڈز کا فروغ

کوکا کولا اور اس کی حریف کمپنی، پیپسی کولا نے اپنے سوفٹ ڈرنکس کی مانگ کو مصر اور پاکستان سمیت، مسلم اکثریتی ملکوں میں بڑھانے کے لیے کئی دہائیوں میں لاکھوں ڈالر خرچ کیے ہیں۔

اب دونوں کمپنیوں کو غزہ میں جنگ کے دوران، ان ملکوں میں صارفین کی جانب سے اس بنا پر بائیکاٹ کی وجہ سے چیلنجوں کا سامنا ہے کہ دنیا بھر میں موجود سوفٹ ڈرنکس کے یہ دونوں برانڈ امریکہ اور اسرائیل کی علامت ہیں۔

مصر میں اس سال کوک کی فروخت ختم ہوگئی جب کہ اس کا مقامی مشروب ''وی سیون'' مشرق وسطیٰ اور وسیع تر خطے میں گزشتہ سال کی نسبت اس سال تین گنا زیادہ ایکسپورٹ ہوا۔ بنگلہ دیش میں لوگوں کے ہنگاموں کی وجہ سے کوکا کولا کو بائیکاٹ کے خلاف اپنی ایک اشتہاری مہم کو منسوخ کرنا پڑا۔ اور اکتوبر میں غزہ جنگ کے شروع ہونے کے بعد پورے مشرق وسطیٰ میں پیپسی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مانگ ختم ہوگئی۔ پاکستان میں ایک کمپنی کی ایگزیکیٹیو سنبل حسان نے کراچی میں اپریل میں اپنی شادی کے مینیو میں کوک اور پیپسی کو شامل نہیں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ نہیں چاہتیں کہ ان کا پیسہ اسرائیل کے پکے اتحادی، امریکہ کے ٹیکس فنڈز تک پہنچے۔ سنبل حسان نے کہا کہ بائیکاٹ کے ذریعے کوئی بھی ان فنڈز میں اپنا حصہ نہ ڈال کر ایک کردار ادا کر سکتا ہے۔ انکی شادی پر مہمانوں کو پاکستانی برانڈ ''کولا نیکسٹ'' پیش کیا گیا۔

مارکیٹ ریسرچ نیلسن آئی کیو کہتے ہیں کہ اگرچہ پیپسی کولا اور کوکا کولا کا مشرق وسطیٰ کے متعدد ملکوں میں بزنس بدستور بڑھ رہا ہے تاہم پورے مشرق وسطیٰ میں مغربی مشروبات کے برانڈز کی فروخت میں اس سال کے پہلے نصف حصے میں سات فیصد کمی ہوئی۔

پاکستان میں ڈیلیوری کی ایک ممتاز ایپ کریو مارٹ کے فاؤنڈر قاسم شیراف نے اس ماہ رائٹرز کو بتایا کہ مقامی کولا کے حریفوں، مثلاً کولا نیکسٹ اور پاکولا کی مقبولیت میں سوفٹ ڈرنک کی کیٹیگری میں لگ بھگ 12 فیصد اضافہ ہوا بائیکاٹ سے پہلے یہ شرح 2.5 فیصد کے قریب تھی۔

پیپسی کولا کے سی ای او، ریمن لگوارتا نے 11 جولائی کو رائٹرز کو ایک انٹرویو میں کہا کہ کچھ صارفین اپنی خریداری میں سیاسی نظریات کی بنیاد پر مختلف فیصلے کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ اس طرح کے بائیکاٹ لبنان، پاکستان اور مصر جیسے ملکوں میں اثر انداز ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم وقت کے ساتھ ساتھ اس پر قابو پالیں گے۔

آمدنی کے جاری کردہ کے جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال 2023 میں افریقہ، مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا میں پیپسی کولا کے کل محصولات 6 ارب ڈالر تھے۔ کوکا کولا کی فائلنگز سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی سال مشرق وسطیٰ اور افریقی

خطے میں اس کی کمپنی کے محصولات 8 ارب ڈالر تھے۔

کمپنی کا کہنا ہے کہ سات اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے حملے کے نتیجے میں شروع ہونے والی غزہ جنگ کے بعد کی ششماہی میں پیپسی کولا بیورجیز کا حجم افریقہ، مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے خطے میں بمشکل بڑھا، جب کہ سال 2022 / 2023 میں انہی چھ ماہ کے دوران اس میں 8 فیصد اور 15 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

کوکا کولا کمپنی نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل یا کسی بھی ملک میں فوجی کارروائیوں کے لیے فنڈنگ نہیں کرتی۔ رائٹرز کی ایک درخواست کے جواب میں پیپسی کولا نے کہا کہ نہ تو کمپنی اور نہ ہی ہمارے برانڈز تنازعے کی شکار کسی حکومت یا فوج سے منسلک ہیں۔

فلسطینی امریکی بزنس مین، زاہی خوری نے رملہ میں کوکا کولا نیشنل بیوریج کمپنی قائم کی تھی جو مغربی کنارے میں کوک فروخت کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کمپنی نے 2016 میں غزہ میں 25 ملین ڈالر کا جو پلانٹ شروع کیا تھا وہ جنگ میں تباہ ہو چکا ہے۔ ملازمین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

خوری نے کہا کہ بائیکاٹ ایک ذاتی فیصلہ ہے لیکن اس سے فلسطینیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ خود مغربی کنارے میں بھی اس کی فروخت پر محدود اثر پڑا۔

خوری نے جو اسرائیل کے شانہ بشانہ ایک فلسطینی ریاست کی تشکیل کے حامی ہیں، کہا کہ صرف قبضے کے خاتمے سے ہی صورتحال تبدیل ہو سکے گی۔ اسرائیل کی حکومت نے تبصرے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔

کولا نیکسٹ نے، جو کوک اور پیپسی سے سستا ہے، مارچ میں اپنے اشتہار کے سلوگن کو مقامی بنیاد پر زور دیتے ہوئے اس طرح تبدیل کر دیا، ''کیوں کہ کولا نیکسٹ پاکستانی ہے''۔

برانڈ کی پیرنٹ کمپنی، میزبان بیوریجز کے سی ای او میاں ذوالفقار احمد نے ایک انٹرویو میں کہا، کولا نیکسٹ فیکٹریاں مانگ میں اضافے کو پورا نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ مانگ میں کتنا اضافہ ہوا اور فیکٹریاں کتنی مانگ پوری کر سکتی ہیں۔

کراچی کے ریسٹورینٹس، نجی اسکولوں کی ایسوسی ایشن اور یونیورسٹی کیا سٹوڈنٹس نے پاکستان کے ایک مقبول میوزک شو، کوک اسٹوڈیو کی اسپانسر شپ سے پیدا ہونے والی خیر سگالی کو ختم کرتے ہوئے کوکا کولا کے خلاف اقدامات میں حصہ لیا۔

مصری کولا، وی سیون کے فاؤنڈر محمد نور نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اس سال وی سیون کی برامدات 2023 کے مقابلے میں تین گنا بڑھ گئی ہیں۔ نور، جو کوکا کولا کے ایک سابق ایکزیکٹیو ہیں اور جنہوں نے 28 سال بعد 2020 میں کمپنی چھوڑ دی تھی، کہا ہے کہ اس وقت وی سیون 21 ملکوں میں فروخت ہوئی۔

نور نے کہا کہ، مصر میں جہاں وی سیون صرف جولائی 2023 سے ہی دستیاب ہوئی ہے، اس کی فروخت میں چالیس فیصد اضافہ ہوا۔

قطر میں جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر نے انتباہ کیا کہ بائیکاٹ کی وجہ سے صارف کی مشروب سے وابستگی کو دیرپا نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ، اگر صارف کی عادت ختم ہوگئی تو کافی عرصے بعد اسے دوبارہ شروع کروانا زیادہ مشکل ہوجائیگا۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کمپنیوں کو اس سے اندازاً کتنا مالی نقصان ہوسکتا ہے۔

دوسرے امریکی برانڈز جنہیں مغربی کلچر کی علامت سمجھا جاتا ہے، مثلاً میک ڈونلڈ، اور اسٹار بکس کو بھی اسرائیل مخالف بائیکاٹس کا سامنا ہے۔

نیلسن آئی کیو کے مطابق 2024 کے پہلے نصف حصے میں مشرق وسطیٰ میں ان گلوبل برانڈز کے مارکیٹ شیئرز 4 فیصد تک گر گئے۔ لیکن مظاہرے زیادہ تر بڑے پیمانے پر دستیاب سوڈا مشروبات کے خلاف زیادہ دکھائی دیے۔

پاکستان، مصر اور بنگلہ دیش میں بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ، مہنگائی، اقتصادی مشکلات کے باعث صارفین کی قوت خرید جنگ سے پہلے ہی کم ہوگئی تھی جس کے باعث سستے مقامی برانڈز مزید پرکشش ہو گئے۔

گلوبل ڈیٹا کے مطابق، گزشتہ سال پاکستان میں صارف سیکٹر میں کوک کا مارکیٹ شیئر جو 2022 میں 6.3 فیصد تھا گر کر 5.7 فیصد ہوگیا۔ جب کہ پیپسی کا شیئر 10.8 فیصد سے کم ہوکر 10.4 فیصد ہوگیا۔

کوکا کولا اور اس کی بوتلیں فروخت کرنے والے، اور پیپسی کولا ابھی بھی ان ملکوں کو اپنی ترقی کے لیے اہم سمجھتے ہیں خاص طور سے اب جب مغربی مارکیٹس سست روی کا شکار ہیں۔

کوک نے ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ، بائیکاٹ کے باجود کوک نے اپریل میں پاکستان میں ٹکنالوجی کو اپ گریڈ کرنے میں مزید 22 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی۔

پاکستان میں کوکا کولا بوٹلر نے مئی میں سرمایہ کاروں سے کہا تھا کہ وہ اس ملک میں اب بھی موقع کے بارے میں مثبت رائے رکھتی ہے اور یہ کہ اس نے مارکیٹ میں ایک پائدار وابستگی کے ساتھ سرمایہ کاری کی ہے۔

یہ کمپنیاں ابھی تک فلاحی اداروں، میوزیشنز اور کرکٹ ٹیمز کو اسپانسر کر کے کوک اور پیپسی برانڈز کو مقامی کمیونٹیز میں فروغ دے رہی ہیں۔

پیپسی کولا کے ایک ترجمان نے تصدیق کی کہ کمپنی نے حالیہ ہفتوں میں پاکستانی مارکیٹ میں روائتی طور پر لیمن۔لائم فلیور کے ''ٹیم سوڈا'' نامی برانڈ کو از سر نو متعارف کرایا ہے۔ یہ پروڈکٹ اب کولا فلیور میں دستیاب ہے جس کے لیبل پر واضح طور پر، میڈ ان پاکستان' لکھا ہے۔

جارج ٹاؤن کے Musgrave نے کہا ہے کہ، ایسے اقدامات کوک اور پیپسی کو ملکوں میں لمبے عرصے تک قائم رہنے کے لیے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں خواہ انہیں اس وقت نقصانات کا سامنا ہے۔

''آپ خود کو کسی کمیونٹی کا اتحادی بننے یا اس میں موجود رہنے یا اس کا حصہ بننے کے لیے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔''

انصار عباسی

سود پاکستان کی سالمیت کیلئے خطرہ!

بجلی اور گیس سیکٹرز کے گردشی قرضے جو مجموعی طور پر پانچ ہزار پانچ سو ارب روپے سے اوپر پہنچ چکے، پر سب کو فکر ہے جو ہونی بھی چاہیے۔ آئی پی پیز سالانہ جو کوئی دو ہزار ارب روپے کپیسٹی چارجز کے نام پر قومی خزانہ سے ہڑپ کر جاتے ہیں چاہے بجلی پیدا کریں یا نہ کریں اُس پر بھی سب فکر مند ہیں اور ہونا بھی چاہئے۔ پی آئی اے، پاکستان اسٹیل ملز، بجلی تقسیم کرنے والے ڈسکوز اور کچھ دوسرے نقصان میں چلنے والے سرکاری ادارے کئی سو ارب روپے کا ہر سال قومی خزانہ کو نقصان پہنچاتے ہیں جس پر سب بات کرتے ہیں اور بات کرنی بھی چاہیے۔ کرپشن، ٹیکس چوری بھی ہمارے بہت بڑے مسائل ہیں جن کے متعلق بھی بحث جاری رہتی ہے۔ لیکن ایک معاملہ جو پاکستان کو معاشی طور پر سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے بلکہ پاکستان کی سالمیت کیلئے خطرہ بن چکا ہے اُس پر بات نہیں ہوتی، اُسے حل کرنے کیلئے نہ کوئی کمیٹی بنائی نہ ہی اُس پر کابینہ اور SIFC میں بات ہوتی ہے۔ وہ مسئلہ ہے سود کا جس نے پاکستان کو Debt Trap یعنی قرضوں کے ایک ایسے جال میں پھنسا دیا ہے جس کی وجہ سے حکومت کا سب سے بڑا خرچ سود کی ادائیگی میں ہو رہا ہے اور یہ خرچ ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ پاکستان کا دفاعی خرچ ہو یا ترقیاتی بجٹ، بجلی گیس کا سرکولر ڈیٹ ہو یا سرکاری اداروں کا نقصان سب کو ملا کر بھی سود کی ادائیگی پر سالانہ خرچ بہت زیادہ ہے۔ پاکستان روزانہ کی بنیاد پر کوئی پچاس ساٹھ ارب روپے قرض لیتا ہے اور یہ قرض سود کی ادائیگی میں چلا جاتا ہے۔ لیکن اس طرف کسی کی کوئی توجہ نہیں۔ سود پاکستان کو کھا رہا ہے، سود پاکستان کے عوام کو کھا رہا ہے، سود نے ہماری معیشت کو تباہ و برباد کر دیا لیکن اس لعنت سے جان چھڑوانے کیلئے نہ کوئی کمیٹی بنائی گئی نہ کوئی ٹاسک فورس۔ باوجود اس کے کہ یہ ایک بہت بڑے گناہ کا کام ہے پھر بھی اس پر کسی کو کوئی پریشانی نہیں۔ کچھ عرصہ قبل ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے اس مسئلہ کا حل تجویز کیا جس کے بارے میں دی نیوز میں آرٹیکل لکھے گئے اور میں نے بھی اپنے کالم میں اُس کو اجاگر کیا لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ سود کے معاملہ کو گہرائی سے دیکھا جائے تو پتا چلے گا کہ اس کا تعلق بینکوں سے ہے جو عوام کے پیسے یعنی ڈپازٹس کو حکومت کو قرض دے کر کھربوں روپے سود کی مد میں لیتے ہیں۔ جس طرح آئی پی پیز کی طرف آج کل توجہ دی جا رہی ہے کہ کیسے کھربوں روپے کھائے جا رہے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ بینکوں کے سودی نظام اور اس سے پاکستان کی سالمیت کو درپیش خطرات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے

اوراس لعنت کے خاتمہ کیلئے فوری اقدامات کیے جائیں۔ایک خبر کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن نے چندروز قبل چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کو خط لکھا ہے، جس میں اُنہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے سودی نظام کو ختم کرنے کے فیصلے کے خلاف بینکوں کی اپیلوں کو جلد نمٹایا جائے۔مولانا نے کہا کہ گزشتہ سال وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں پاکستان کے مالیاتی نظام کے اندر سود کے خاتمہ کیلئے پانچ سال کا ٹائم دیا تھا لیکن اس فیصلے کے خلاف مختلف بینکوں نے سپریم کورٹ اپیلٹ بنچ کے سامنے اپیلیں دائر کر دی تھیں۔مولانا نے ان اپیلوں کو جلد نمٹانے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ پاکستان کے نظام معیشت کو سود جیسی لعنت سے پاک کیا جائے۔اپنے خط میں مولانا نے چیف جسٹس کو اُن کے مبارک ثانی کیس میں فیصلہ کو لائق تحسین کہتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس کیس کا تفصیلی فیصلہ جلد ہی جاری ہو جائے گا جس سے پاکستان میں بسنے والے مسلمان پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے۔ان دونوں اہم ترین معاملات پر سپریم کورٹ کو فوری فیصلے کرنے چاہئیں۔مولانا سیاسی طور پر حکومت کے قریب جاتے نظر آ رہے ہیں۔اُنہیں چاہیے کہ جو مطالبہ سود کے خاتمہ کے حوالے سے اُنہوں نے چیف جسٹس سے کیا ہے اُس بارے میں وزیر اعظم سے بھی بات کریں بلکہ حکومت سے تعاون کیلئے سود کے خاتمہ کی شرط عائد کر دیں۔

☆......☆......☆

مدرسہ ختم نبوت، جامع مسجد احرار چناب نگر

میں جدید وضو خانوں اور طہارت خانوں کی تعمیر شروع کی جا رہی ہے۔

جس کا تخمینہ 40 لاکھ سے متجاوز ہے۔

علاوہ ازیں kv20 سولر سسٹم کی شدید ضرورت ہے

جس میں سے اب تک kv6 کا انتظام ہوا ہے

احباب خیر توجہ فرمائیں اور اس میں حصہ شامل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

برائے رابطہ: سید عطاء المنان بخاری 0301-7181267

محمد فھد حارث

ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ سلام اللہ علیھا

سیدنا ابراہیمؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں متولد ہونے والی اولاد میں سب سے آخری بچے تھے جو مشہور قول کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُم ولد اور بعض محققین کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے تھے۔

سیدہ ماریہ قبطیہ کو شاہِ مصر مقوقس جس کا نام علامہ منصور پوری نے ''رحمۃ للعالمین'' میں جریج بن متی اور ڈاکٹر حمیداللہ نے ''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی'' میں بنیامین بتایا ہے جبکہ علامہ ابن کثیر دمشقی نے اس کا نام جریج بن مینا لکھا ہے، اُس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ہاتھوں مقوقس کو اسلام قبول کرنے کی غرض سے خط ارسال کیا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط کا یہ سلسلہ ۶ ہجری کے آخر میں صلح حدیبیہ کے بعد حدیبیہ سے واپسی پر شروع کیا تھا۔

صحیح بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ ان خطوط پر مہر لگوانے کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔ یہ نقش تین سطروں میں تھا جن میں سب سے اوپر اللہ، پھر اس کے نیچے رسول اور سب سے آخر میں محمد لکھا ہوتا تھا۔

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ مقوقس کے پاس یہ خط لے کرے ہجری میں حاضر ہوئے تھے۔ مقوقس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنا اور بعد ازاں اس کو نہایت احترام کے ساتھ ہاتھی دانت کی بنی ایک ڈبیہ میں رکھوا دیا اور پھر جوابی خط میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ کر اپنے اسلام قبول کرنے کی معذرت کر لی کہ اس کے خیال میں جس نبی کی آمد ہونی ہے اس کا تعلق شام سے ہوگا۔ ساتھ ہی اس نے بطور اکرام، بقول علامہ ابن حجر عسقلانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بہنیں بنام ماریہ بنت شمعون اور سیرین بنت شمعون مع ہزار مثقال سونا، بیس ملائم کپڑے، دُلدُل نامی خچر، عُفیر انامی گھوڑا اور مابور نامی ایک خصی شخص جو ماریہ اور سیرین کا چچا زاد تھا، بھیجے۔

سیدہ ماریہؓ اور سیدہ سیرینؓ نے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ کی ترغیب پر دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا جبکہ مابور نے اس وقت انکار کیا تاہم بعد میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایمان لے آیا۔

علامہ ابن قیم نے اس خط کا جو متن ''زاد المعاد'' میں نقل کیا ہے اور ماضی قریب میں اس خط کی اصل عکسی کاپی جو ڈاکٹر حمید اللہ کی کوششوں کے تحت منظرِ عام پر آئی تھی، دونوں میں ماریہ قبطیہ اور سیرین سے متعلق مقوقس کے یہ الفاظ منقول ہیں کہ ''انہیں قبطیوں میں بڑا مقام حاصل ہے''۔ انہیں الفاظ کی بناء پر بعض محققین نے یہ رائے دی کہ سیدہ ماریہؓ کو بعض اربابِ سیر و تاریخ نے ''ازواج مطہرات'' میں شامل کرنے کے بجائے ''باندی'' قرار دیا ہے، جو محلِ نظر ہے۔ جبکہ وہ کسی بھی فقہی توجیہ کے مطابق باندی قرار نہیں دی جاسکتیں۔ فقہی تصور کے مطابق باندی وہی ہے جو کسی جنگ میں گرفتار ہو کر آئے۔

اربابِ سیر و تاریخ نے سیدہ صفیہؓ اور سیدہ جویریہؓ کو جنگ میں گرفتار ہو کر آنے کے باوجود بالاتفاق ازواج مطہرات میں شامل کیا ہے لیکن یہ بات ضرور باعثِ تعجب ہے کہ سیدہ ماریہؓ کو جو کسی جنگ میں گرفتار ہو کر نہیں آئیں (بلکہ شاہِ مصر مقوقس نے انہیں صدیوں پہلے عہدِ ابراہیمی کی روایت تازہ کرتے ہوئے سیدہ ہاجرہ کی طرح جذبہ خیر سگالی کے تحت بطور ہدیہ ارسال کیا تھا)، انہیں باندی کی حیثیت دے دی گئی۔

علاوہ ازیں سیدہ ماریہؓ شاہِ مصر کے خط کے مطابق مصر میں بھی کسی غلام خاندان سے تعلق نہیں رکھتی تھیں بلکہ وہ ایک معزز گھرانے کی معزز خاتون تھیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سیدہ ماریہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منکوحہ اور ازواج مطہرات وامہات المومنینؓ میں شامل ہیں (اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون؟)۔

اس سلسلے میں ان محققین کی طرف سے جو دوسری دلیل پکڑی جاتی ہے وہ علامہ ابن حجر عسقلانی کا ''الاصابہ فی تمییز الصحابہ'' کی جلد ۸ میں سیدہ ماریہ قبطیہ کے ترجمہ میں ان کا یہ نقل کرنا ہے کہ **مع ذلک الحجاب** یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مِلکِ یمین ہوتے ہوئے بھی ان سے حجاب کروایا۔

پس ان کو حجاب کروانا اس بات کا غماز تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا کیونکہ مِلکِ یمین اور آزاد عورتوں میں ایک فرق حجاب بھی تھا۔ واللہ اعلم۔ اسی بناء پر مفتی محمد طاہر مکی صاحب اپنی کتاب ''حقیقی اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' میں لکھتے ہیں کہ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد سیدنا ابراہیم کی ایک زوجہ سیدہ ہاجرہ مصر کے شاہی خاندان کی خاتون تھیں۔ اس قدیم تاریخی تعلق کی تجدید اور استحکام کے لیے مقوقس شاہِ مصر نے اپنے شاہی خاندان کی ایک خاتون ماریہ کو اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں اُس دور کے شاہِ مصر نے سیدہ ہاجرہ کو پیش کیا تھا۔ اور یوں سیدہ ماریہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل ہو کر ام المومنین کے خطاب کی مستحق ہو گئیں (صفحہ ۴۶)۔

علامہ خالد مسعودؒ نے بھی اپنی کتاب ''حیاتِ رسولِ اُمی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں سیدہ ماریہؓ کو ازواج مطہرات میں

ہی شامل کیا ہے۔

علامہ ابن عبدالبر نے ''الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب'' کی ابتداء سیدنا ابراہیمؓ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ سے کرتے ہوئے ان کے حالات میں یہ روایت بھی ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصر جاؤ تو قبطیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ ہمارا عہد بھی ہے اور رشتہ داری بھی۔ رشتہ داری کے ان الفاظ کی بنیاد پر بھی بعض حضرات سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے زوجہ مطہرہ ہونے کا قیاس کرتے ہیں۔ تاہم جمہور کا قول اس سلسلے میں سیدہ ماریہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُم ولد ہونے کا ہی ہے۔ واللہ اعلم۔

علامہ ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں لکھا ہے کہ مقوقس کی طرف سے بھیجی گئی دوسری خاتون سیرین جو سیدہ ماریہؓ کی بہن تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سیدنا حسان بن ثابتؓ کو ہبہ کر دیا تھا جس سے ان کے ہاں عبد الرحمن بن حسان بن ثابت متولد ہوئے۔ جبکہ دلدل نامی جو خچر مقوقس نے آپ کو بھیجا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اس پر سواری کرتے۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ غزوۂ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی خچر پر سوار تھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہا۔ سیدنا علیؓ کے عہدِ خلافت تک یہ خلفاء کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثے کے طور پر رہتا تھا بعد ازاں سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد یہ سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ کی تولیت میں آ گیا اور اس قدر عمر رسیدہ ہو گیا تھا کہ اس کے کھانے کے لیے جَو کا دلیہ چارہ کے طور پر تیار کیا جاتا تھا۔ بقول علامہ قتیبہ فی کتاب المعارف یہ خچر سیدنا معاویہؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہا۔

☆......☆......☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

31 اکتوبر 2024ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دار بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

حضرت حافظ سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نماز مغرب درسِ قرآن ہوتا ہے

الداعی انتظامیہ مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061 4511961

جناب سعود عثمانی

سیرت طیبہ کا ایک واقعہ/ ایک عہد/ ایک نظم

نحن الذین بایعوا محمدا ☆

غزوہ خندق کے موقع پر مہاجرین وانصار صحابہ خندق کھودتے، مٹی ڈھوتے ہوئے یہ رجز پڑھتے تھے

نحن الذین بایعوا محمدا — علی الجھاد ما بقینا ابدا

(ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد کے ہاتھ جہاد کے لیے بیعت کی ہے، جب تک ہماری جان میں جان ہے)

ہمیں تو ہیں وہ کہ جن کی بیعت ہے اور محمد کے ہاتھ پر ہے
ہمیں تو ہیں وہ
جو آگے آئے
جنہوں نے بالحلف عہد باندھا کہ ہم پہ جو کچھ بھی بیت جائے
مگر کبھی ہم کسی بھی مخلوق کی عبادت نہیں کریں گے
غلاف کعبہ ہماری بیعت کو جانتا ہے
حطیم اور ملتزم ہماری گواہی دیں گے کہ وہ ہمیں تھے
حجون وکوہِ قعیقعان اور کوہِ مروہ کی وادیاں ہم کو جانتی ہیں
ہماری خوشبو ہے دارِ ارقم کے راستوں پر
ہمیں نے اپنے نبی سے وعدہ کیا ہوا ہے
کہ شرک کی بستیوں میں رہ کر بھی مشرکوں سے الگ رہیں گے
سو ہم کو اس ذات کی قسم جس نے بئرِ زمزم کے پانیوں کو مٹھاس بخشی
ہمیں خبر تھی ہم اس کے بدلے ہزار جانب کے دکھ سہیں گے

ابو قبیس اور صفا کی تپتی ہوئی چٹانیں
ہمارے سینوں، ہماری پیٹھوں کی رنگتوں پر گواہی دیں گی

یہ ہم تھے جو سخت آزمائش کے وقت میں بھی اَحد اَحد ہی پکارتے تھے
ہمارے عم زاد ہی تھے جو ہم کو اونٹ گائے کی کچی کھالوں میں باندھ کر شعلہ زن زمینوں میں ڈال دیتے
ہمیں کھجوروں کی ٹہنیوں کی چٹائیوں میں لپیٹا جاتا
دھویں کی دھونی دلائی جاتی
وہ لوگ تھے ہی نہیں جو ہم کو نکال دیتے
سلگتی صبحیں، جھلستی دوپہریں جانتی ہیں
کہ وہ ہمیں تھے

ہمارے حق میں ہمارے اپنے قبیلے سفاک ہو چکے تھے
کبھی کبھی تو ہمارے چہروں پہ اس قدر سخت مار پڑتی
کہ خال وخد اور نقوش تبدیل ہونے لگتے
ہماری اولاد ہم کو پہچان تک نہ پاتی
تو ہم کو کپڑے میں ڈال کر گھر میں لایا جاتا
گمان ہوتا کہ آج تو ہم نہیں بچیں گے
وہ سب ہمیں تھے

ہمیں تو تھے جو مقاطعوں اور محاصروں سے نہیں جھکے تھے
ہمارے چولہوں پہ سال ہا سال پتے پکتے
ہماری خوراک گھاس تھی اور سوکھا چمڑہ
بلکتے بچوں کا گریہ گھاٹی میں گونجتا تھا
پہاڑی دیواریں ایسے لوگوں کو دیکھتی تھیں
جو نسل در نسل پیٹ پر بھوک باندھتے تھے

ہمیں تو تھے وہ
منیٰ کی گھاٹی نے جن کو بیعت کی رات اپنی طرف بلایا

سمٹ سکڑ کر ہم اپنے ڈیروں سے یوں نکلتے تھے
جیسے چڑیاں جو گھونسلوں سے نکل رہی ہوں
ہمیں نے دست نبی پہ بیعت کے ہاتھ رکھے
تو جیسے روشن چراغ کی لو پہ سب کفِ دست ساتھ رکھے

ہمیں تو ہیں جن کا عہد یہ تھا
کہ اپنے نیزوں سے، اپنی ڈھالوں سے، اپنے تیروں سے ہم حفاظت
کریں گے، سینوں میں آخری سانس تک کریں گے
سو ہم وہی ہیں کہ جن کو یہ بیعتِ محمد
خود اپنی جانوں سے، اپنے مالوں سے، اپنے اہل وعیال سے بھی عزیز تر ہے

ہمیں میں تھے وہ جو آج آغوش بدر میں ہیں
اُحُد کی مٹی کی گود میں ہیں
لہو سے رنگیں کٹے بدن پر کفن کی خاطر کوئی بھی کپڑا نہ پورا پڑتا
تو آخر اذخر کی گھاس سے جسم ڈھانپے جاتے

اور اب ہمیں ہیں
جو آج واقم کے اور وبرہ کے بیچ مٹی کو اور چٹانوں کو کھودتے ہیں
ہمارے آگے ہماری خندق ہے اور یہ حرّے ہیں جو یمین و یسار میں ہیں
ہم اپنے پیٹوں پہ بھوک باندھے ہوئے، پہاڑوں کو توڑتے ہیں
قریش و غطفان کے قبائل ہمیں مٹانے کو چل پڑے ہیں
سو ہم اسی انتظار میں ہیں
ہماری پشتوں پہ سَلع ہے اور سَلع کے بعد تھوڑا پیچھے
ہمارے گھر ہیں
منافقوں اور بنی قریظہ کے بیچ ہیں اور کشیدہ سر ہیں

غبار ہے، سر سے پاؤں تک ہم اٹے ہوئے ہیں
مگر یہ ہم ہیں، یہ جان رکھو
اسی طرح اپنی بیعتوں پر ڈٹے ہوئے ہیں

یہ جان رکھو
ہمیں تو ہیں وہ کہ جن کی بیعت ہے اور محمد کے ہاتھ پر ہے
ہم اپنی جانوں کی آخری سانس تک یہ وعدہ وفا کریں گے
ہماری عمروں کے بعد جتنے ہیں آنے والے
یہ تا قیامت زمانے والے
ہمارے صبر اور استقامت کے سب حوالے دیا کریں گے
ہمارے خیموں کے سارے روشن دیے ابد تک کی بستیوں میں جلا کریں گے
ہمیں تو ہیں وہ
کہ جن کو، واللہ، اپنی جانوں کا غم نہیں ہے
بچا بھی لیں گے تو ایسی جانوں کا کیا کریں گے

مشکل الفاظ واصطلاحات کے معانی:

☆ حجون، قعیقعان، ابوقبیس، صفا مکہ کے مشہور پہاڑ
☆ منیٰ کی گھاٹی جہاں بیعت عقبہ ہوئی تھی
☆ قریش، غطفان مشرکین کے دو بڑے لشکر جنہوں نے باقی مشرکین کے ساتھ مل کر مدینہ پر چڑھائی کی تھی
☆ اذخر مدینہ منورہ کی ایک خوشبودار گھاس
☆ واقم، وبرہ مدینہ منورہ کے دائیں بائیں پھیلے دو حرے
☆ حرہ۔ لاوے کے سخت نکیلے پتھروں سے اٹا میدان
☆ جبل سَلع مدینہ منورہ کا مشہور پہاڑ جسے پشت پر رکھ کر اس کے سامنے خندق کھودی گئی تھی
☆ بنی قریظہ مدینہ میں مسلمانوں کے حلیف یہودی جنہوں نے غزوہ احزاب کے موقع پر عہد شکنی کی

نادر صدیقی

منقبت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

تیری عظمت ہے یا کرامت ہے
پانیوں پر تری حکومت ہے

حِلم ہے ، علم ہے، ھدایت ہے
تیرا من کتنا خوبصورت ہے

تجھ کو ماں عائشہؓ دعائیں دیں
واہ کیا شان دار قسمت ہے

تو نے مُوئے نبی تراشے ہیں
تیرے ہاتھوں میں کیا نفاست ہے

میرے آقا نے تجھ کو مہدی کہا
تیرا تو نام نامی حجت ہے

پڑھ رہا ہوں میں آیت الکرسی
یہ ترے ہاتھ کی کرامت ہے

تیرے بابو تو محترم ہیں بہت
تیری امّاں بھی نیک فطرت ہے

تجھ کو سادات نے جو سونپی تھی
وہ حکومت نہیں، خلافت ہے

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان

بس ایک ملاقات، عمر بھر کو کافی

''اوئے......ایہہ کی ناں ہویا؟ جنہوں پڑھ سکیے نہ بول سکیے ....ایدھر آ............ایتھے کھلو کے ساری کلاس نوں دَس تے لکھ کے وکھا......!''

۱۹۸۰ کے دسمبر کی ایک ٹھٹھرتی صبح، سکول کا پہلا باقاعدہ دن، مَیں ڈیڑھ کلومیٹر پیدل چل کر سکول پہنچا تھا۔ چند منٹ تاخیر سے پہنچنے کے سبب پی ٹی سر نے اس قطار کی طرف ہانک دیا جہاں آٹھ دَس اقبال مرغا بنے ہُوے تھے۔ میں بھی ان میں شامل ہوگیا۔ اگر اقبال ہمیشہ دیر سے ہی آتا ہو تو ظاہر ہے جو دیر سے آیا ہوگا وہ اقبال ہی ہوگا۔ پانچ سات منٹ میں دیگر طلباء کی اسمبلی کے ساتھ ہم اقبالوں کی اسمبلی بھی ختم ہوگئی۔ کمر سیدھی ہوئی تو پتہ چلا کہ میرے ارد گرد کے تمام اقبال اپنی اپنی کلاسوں کو چلے گئے ہیں۔ میں اکیلا کھڑا رہ گیا ہوں۔ خیر، کسی کی رہ نمائی میں پہلے دفتر گیا، وہاں سے ایک چِٹ پر اپنا نام اور کلاس ششم لکھوا کر اپنی کلاس میں پہنچا تو وہاں کلاس انچارج صاحب گزشتہ کل کا ہوم ورک چیک کر رہے تھے اور نہ کر کے آنے والوں کو دونوں ہاتھوں پر چھڑی سے مار رہے تھے۔ یہ کلاسیں کمروں میں نہیں ہو رہی تھیں بل کہ سکول کے مرکزی میدان کے ارد گرد ہر کلاس کے لیے ٹاٹ بچھے ہُوے تھے۔ اس طرح تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تمام کلاسیں موجود تھیں۔ نائب قاصد مجھے ماسٹر صاحب کے پاس کھڑا کر کے وہ چِٹ ماسٹر صاحب کو دے کر چلا گیا۔ ماسٹر صاحب کچھ دیر کبھی چِٹ کو اور کبھی مجھے دیکھتے رہے اور پھر انہوں نے یہ تاریخی جملے ارشاد فرمائے۔ میں چند قدم آگے بڑھ کر بلیک بورڈ کے پاس کھڑا ہوگیا۔ کسی بچے نے مجھے چاک پکڑا یا، میں نے بورڈ پر ''عتبان محمد چوہان'' لکھا، مُڑ کر ماسٹر صاحب کو دیکھا، پھر خیال آیا تو واپس مُڑ کر ع کے نیچے زیر ڈال دی اور کلاس کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگیا۔

''بول کے تے دَس، اَے کیہ لکھیا ای۔۔۔۔۔؟''

برا ہو لکنت کا کہ میں اگلے دو تین منٹ اپنا نام بول نہیں سکا، یہاں تک کہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ (خیر، یہ تو جس دن سے لکنت ہوئی آج تک پہلی کوشش میں مَیں اپنا نام لے نہیں سکا) کسی بچے نے کہا کہ سَر یہ عِتبان لکھا ہوا ہے۔ اس نے تو میری مدد کی اور خلوص سے کہا لیکن اس پر تمام بچے عتبان کے ہم قافیہ الفاظ بولنے لگے اور قہقہوں پر مشتمل ایک شور مچ گیا۔ مجھے کسی لڑکے نے پکڑ کر آخری رَو میں ٹاٹ پر ایک جگہ بٹھا دیا۔ میری ہڈیاں گویا جم گئی تھیں، سردی کی شدت سے میں کانپ رہا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ کوئی کمبل مل جائے اور میں اس میں چھپ جاؤں۔ گھر پہنچا تو

بخار کافی تیز تھا۔ مجھے اپنا نام پسند تھا لیکن اس کا مطلب معلوم نہ ہونے اور بولنے میں دقت ہونے کے سبب ایک عجیب کشمکش اور وحشت نما کوئی چیز دماغ میں رہتی تھی۔ پھر یوں ہوا کہ ایم فل کے آخری سال کے آخری مضمون کے پہلے پیریڈ تک ہر سال، ہر استاد کے پہلے پیریڈ میں کم و بیش یہی ہوتا رہا کہ میں بورڈ پر اپنا نام لکھتا اور کوشش کر کے بتاتا کہ اسے پڑھنا کیسے ہے۔ اس کے علاوہ بھی جہاں بھی کہیں نام بتانا پڑتا اکثر لکھ کر ہی دکھانا پڑتا۔ لیکن میٹرک کے بعد اس ''معمول'' میں ایک تبدیلی آ گئی۔ یہ تبدیلی دراصل وہ عافیت تھی جو اس ساڑھے دس برس کے بچے کو اب ہر بار اپنے حصار میں لے لیتی تھی۔ ہوا یہ کہ غالباً میرے میٹرک کے امتحان کے بعد والد صاحبؒ کو کسی کام سے ملتان جانا ضروری ہوا تو مجھے فرمایا کہ برخوردار میرے ساتھ چلو، بڑے شاہ جی سے بھی ملاقات ہوگی تو تم خود ان سے اپنے نام کا معنی وغیرہ دریافت کر لینا (والد صاحب اپنی گفت گو میں حضرت ابوذر بخاریؒ کے لیے ''بڑے شاہ جی''، حضرت محسن شاہ جیؒ کے لیے ''لالا جی''، حضرت مومن شاہ جیؒ کے لیے ''مومن لالا یا بھائی مومن'' اور حضرت مہیمن شاہ جیؒ کے لیے ''بھائی پیر یا پیر جی'' فرمایا کرتے تھے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

ہوش سنبھالنے کے بعد حضرت بڑے شاہ جیؒ کو اس روز پہلی بار دیکھا۔ آپ ایک کمرے میں تشریف فرما تھے، دروازے کی طرف رخ تھا۔ کمرے میں ''فرش تا عرش'' ہر سُو کتابیں رسائل اور اخبارات چنے ہُوے تھے، اس طرح کہ تین چار افراد ہی کے سمانے کو جگہ خالی ہوگی۔

والد صاحبؒ ان کے بائیں ہاتھ اور میں کچھ فاصلے پر سامنے بیٹھا تھا اور پلک جھپکائے بغیر انہیں دیکھ رہا تھا۔ میں نے ایسا خوب صورت آدمی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، شاید آج تک بھی نہ دیکھا ہو۔ میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ پورے کمرے میں صرف حضرت شاہ جیؒ ہی تھے۔

والد صاحبؒ اور حضرت شاہ جیؒ کافی دیر تک کسی موضوع پر گُفت گُو کرتے رہے اور میں حضرت شاہ جیؒ کو دیکھتا رہا۔ فرشی نشست پر شاہ جیؒ دو زانوں ہو کر بیٹھے تھے۔ سفید رنگ کا کرتا، جس کے بٹن کھلے تھے، زیب تن تھا۔ سفید ہی رنگ کی ٹوپی سر پر تھی۔ تقریباً تمام داڑھی بھی سفید ہی تھی۔ لیکن سب سے نمایاں تمتماتا ہوا سرخی مائل سفید چہرہ تھا جس پر گفت گو کے دوران ایک معصوم بچے کے جیسے تاثرات ابھرتے تھے۔ لیکن نہیں، سب سے بڑھ کر بڑی، روشن، چمک دار، گہری اور نیلی آنکھیں تھیں جن سے ذہانت اور حیرت ٹپکتی محسوس ہوتی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ آنکھیں بھی وہی کہہ رہی ہیں جو شاہ جیؒ فرما رہے ہیں اور چہرہ بھی ہر لفظ کے مطابق اپنے تاثرات تبدیل کرتا جاتا ہے۔ جیسے ہی حضرت کوئی جملہ ادا کر کے خاموش ہوتے چہرہ اور آنکھیں بھی وہیں ساکن ہو جاتیں۔

ایسے منظر کو تو آدمی سارا دن دیکھتا ہی رہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کتنی دیر بعد والد صاحب کا ایک جملہ کان میں پڑا ''بھائی جان اے عتبان تہاڈے توں کجھ پچھنا چاہنداا ے۔''

''جی بیٹا، پوچھو۔۔۔!''

''جی .... وہ ..... میرے نام کا مطلب۔''

(بس ایسے بے ربط سے دو چار الفاظ ہی میں کہہ پایا) لیکن حضرت شاہ جیؒ نے پوری بات سمجھ کر تفصیل سے سمجھا بھی دی۔

''تمھیں معنی سے کیا غرض؟ جب نام کسی نسبت سے رکھا جاتا ہے تو وہ نسبت مقدم ہوتی ہے، معنی کی حیثیت ثانوی ہو جاتی ہے۔ تمہارے ابا نے سارے نام ہی۔۔۔۔ کسی نسبت سے ہی رکھے۔ تم سب کے۔ مجھ سے مشورہ بھی کیا۔ تمہارا نام، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۔۔۔، ایک انصاری صحابی تھے، ان کے نام پر رکھا۔ یہ عُتبان لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔۔۔ ع کے پیش کے ساتھ، یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن زیر کے ساتھ عِتبان درست لفظ ہے، عَتبان غلط ہے، ع پر زبر کے ساتھ۔ تو جب ایک جلیل القدر صحابی کے نام پر نام رکھا جائے تو، بیٹا، پھر معنی نہیں پوچھتے اور معنی کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ہاں تمہارے ابا نے ثو یہ نام رکھا، یاد رکھو۔۔۔۔، یہ ثو یہ ہے ثو یہ نہیں ہے۔ اسی طرح لوگ شرجیل نام رکھتے ہیں، یہ شرحبیل ہے۔''

میں نے عرض کیا کہ جی، لوگ معنی پوچھتے ہیں، مجھے تو کوئی غرض نہیں ہے لیکن جب میں بتاتا ہوں کہ اس لفظ کا کوئی معنی نہیں ہے تو ایک عجیب ماحول بن جاتا ہے۔ اس پر فرمایا کہ عربی زبان کی بل کہ عربی اور عبرانی کی کسی بھی لغت میں یہ لفظ اس طرح مکمل عتبان موجود نہیں ہے، ہاں کچھ لفظ ملتے ہیں جن سے اس کا معنی اخذ کیا جا سکتا ہے مثلاً ''عُتبا'' اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ عتبان کا مطلب ''غصے والا'' بل کہ ''بہت غصے والا''۔ اسی طرح ایک اور معنی ہے چوکھٹ یا فرسٹ سٹیپ اب ہم یہ مطلب نکال سکتے ہیں کہ عتبان کا مطلب شاید چوکھٹ پر بیٹھنے والا ہو تو اگر کوئی معنی اخذ بھی کیا جائے تو وہ اچھا ہی ہے۔۔۔ تو بس یہی ہے۔

میں خاموش رہا، انھیں شاید میرے چہرے پر اطمینان نظر آیا تو وہ پھر والد صاحب کی طرف متوجہ ہو کر گفت گو میں مشغول ہو گئے۔

یہ میری حضرت شاہ جیؒ سے اپنے ہوش میں پہلی اور آخری ملاقات تھی لیکن اس کے بعد آج تک جب بھی کہیں پر مجھے اپنا نام بتانا پڑا یا کہیں لکھ کر دکھانا پڑا کہ جس کے بعد مجھ سے پوچھا گیا ہو کہ اس کا معنی کیا ہے اور اس کا تلفظ کیا ہے وغیرہ، تو میں کم و بیش وہ تمام بات دہرا دیتا ہوں جو حضرت شاہ جیؒ نے ارشاد فرمائی اور یہی وہ حصار ہے عافیت کا جو اس دن کے بعد سے مجھے اپنے گرد محسوس ہوتا رہا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف یا پریشانی نہ ہوئی۔ یا یوں کہہ لیجیے کہ میں کبھی نروس نہ ہوا ان سوالات پر اور سوال پوچھنے والے کو پورے اعتماد کے ساتھ بتا دیتا تھا، اب بھی بتا دیتا ہوں اور جو ایک خوش گوار تبدیلی محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ اپنا نام بتاتے ہُوے اس قدر لکنت نہیں ہوتی جتنی اس پہلے دن ہوئی جس

دن میں نے اپنا نام سکول میں لینا چاہا اور مجھ سے لیا ہی نہ گیا۔ یہ حضرت شاہ جیؒ کا فیض کہہ لیں یا ان کی نظر کہہ لیں یا ان کے سمجھانے کا ایک انداز کہہ لیں یا مجھے معلوم نہیں کہ اس کو کیا نام دیا جائے، لیکن وہ ایک حصار وہ ایک عافیت کا کمبل مجھے اپنے گرد محسوس ہوتا ہے اور میں، وہ اس دن کا ساڑھے دس برس کا بچہ، اس سردی اور کپکپاہٹ سے نجات پا جاتا ہوں جو ہڈیوں میں اتر جاتی ہو۔

دماغ میں وہ جو ایک عجیب کشمکش رہتی تھی اور وحشت رہتی تھی وہ بھی ختم ہوگئی۔ آسکر وائلڈ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ آئی لَو یو، بٹ آئی ڈونٹ لائک یو (I love you, but i don't like you) لیکن میں اس دن کے بعد سے یہ کہتا ہوں کہ مجھے اپنا نام پسند بھی ہے اور اس سے محبت بھی ہے

میرے لیے فرحت کا سبب دشت جنوں میں
وحشت کو میرے رب نے بنایا ہے کہ تم ہو

ایک واقعہ 1988ء میں پیش آیا۔ ہوا یہ کہ زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد میں ہر ہفتے کے آخری تدریسی دن غالباً آخری پیریڈ ٹٹوریل گروپ میٹنگ (TGM) کا ہوتا تھا۔ یہ میٹنگ کبھی ہفتہ وار اور کبھی پندرہ روزہ ہوتی تھی۔ پوری یونی ورسٹی کے طلباء کے ٹٹوریل گروپس بنے ہوتے تھے۔ ہر گروپ میں دَس پندرہ، کچھ میں اس سے بھی زائد طلباء ہوتے تھے۔ مختلف شعبوں کے طلباء بھی ایک گروپ میں ہوتے تھے۔ گروپ کا انچارج کسی استاد کو بنایا جاتا تھا۔ وہ استاد اس گروپ کی میٹنگ کرواتا۔ اس گروپ میں مختلف ادبی موضوعات بعض اوقات سیاسی، سماجی یا بین الاقوامی موضوعات، یوں کہیے کہ نصاب کے علاوہ زندگی کے تقریباً تمام شعبوں سے متعلق موضوعات پر گفت گو، بحث، مضامین، شعر و ادب، گویا سب کچھ ہوتا تھا۔ کچھ گروپس بہت دلچسپ رہے کچھ میں ایک طرح کی ویرانی رہتی تھی۔ میں جس گروپ میں تھا اس کے انچارج شعبہ اسلامیات کے سربراہ تھے وہ بہت اچھے آدمی تھے، نفیس اور پڑھے لکھے اور بہت قابل تھے۔ پہلے دن باقی طلباء کے ساتھ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے گروپ کے تمام طلباء کے نام لکھے، میرا بھی نام لکھا۔ میرا نام لکھنے کے بعد مجھ سے پوچھنے لگے بھائی اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ نام تو میں نے پڑھا ہوا ہے، مطلب بتاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ سر اس لفظ کا کوئی مطلب نہیں ہے ایک صحابی کے نام پر میرے والد صاحب نے رکھا ہے۔ انہیں بہت حیرت ہوئی، فرمانے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی کسی لغت میں نہیں ہے۔ فرمانے لگے کہ اچھا میں تمہیں ڈھونڈ کر بتاؤں گا، ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے کہا ''جی بہتر'' اور بات آئی گئی ہوگی۔ تقریباً دو ماہ گزرے ہوں گے کہ ایک روز میں ہاسٹل واپس پہنچا تو ہاسٹل کے چوکی دار نے مجھے ایک چٹ پکڑائی کہ جی آپ کو انہوں نے بلایا ہے۔ وہ ہمارے گروپ انچارج کا نام تھا۔ میں الٹے قدموں واپس نکلا اور بھاگ کر شعبہ اسلامیات پہنچا کہ ایسا نہ ہو کہ سر گھر چلے جائیں۔ نامعلوم کس لیے مجھے بلایا ہے۔ میں پہنچا تو

دفتر میں موجود تھے اور مجھے دیکھ کر فرمانے لگے ''عتبان تیرے ناں دا مطلب مینوں نہیں لبھیا''۔ میں نے کہا جی میں نے عرض کیا تھا، پوچھنے لگے کہ تم نے کہاں کہاں ڈھونڈا؟ تمہیں کس نے بتایا؟ تمہارا یہ نام کس نے رکھا؟ میں نے عرض کیا جی کہ میرا نام والد صاحب نے رکھا اور حضرت بڑے شاہ جیؒ کے مشورے سے رکھا۔ ''کون بڑے شاہ جی؟'' میں نے عرض کیا جی حضرت ابوذر بخاری، ملتان سے، اور مجھے یہ انہوں نے ہی بتایا کہ تمہارے نام کا مطلب یا تمہارا یہ نام عربی یا عبرانی زبان کی کسی لغت میں موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اپنا سر پکڑ لیا اور فرمانے لگے کہ بھائی اگر تم نے مجھے اس دن یہ بتایا ہوتا کہ تمہیں حضرت ابوذر بخاری نے یہ بتایا ہے کہ اس نام کا کوئی مطلب نہیں ہے تو میرے دو مہینے ضائع تو نہ ہوتے؟ جب انہوں نے یہ بتا دیا تو واقعتاً ایسا ہی ہوگا۔ وہ اس وقت اسماء الرجال کے امام ہیں۔ اُسے بڑا ادمی اس وقت کوئی موجود نہیں ہے۔ کمال کرتے ہو تم نے مجھے اسی دن کیوں نہ بتایا؟ پھر میں نے عرض کیا کہ جی انہوں فرمایا تھا کہ اس کے یہ دو تین معنی ہو سکتے ہیں کہ بہت غصے والا یا چوکھٹ پر بیٹھنے والا، وغیرہ۔

مجھے بہت خوشی اور حیرت ہوئی اور ان پروفیسر صاحب کی عزت اور احترام میرے دل میں اور بڑھ گیا کہ باوجود بریلوی مکتبہ فکر سے ہونے کے، انہوں نے حضرت شاہ جیؒ کا ذکر جتنے احترام سے کیا اور جتنے یقین سے کیا وہ بہر حال ان کی علم دوستی اور راست گوئی کی علامت تھا۔

برادرم عطاء المنان بخاری سات ستمبر کو بہاول پور تشریف لائے، غریب خانے پر بھی تشریف لائے، میری درخواست پر۔ ان کے ساتھ گفت گو میں حضرت بڑے شاہ جیؒ کا ذکر آیا تو میں نے تقریباً چالیس برس قبل گزرنے والے اس ایک واقعے اور ملاقات کا احوال عرض کیا کہ میری ایک ہی ملاقات ہے اور اس کا یہ تاثر ہے جواب تک اسی طرح تازہ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ جملے یا کچھ الفاظ میں بھول رہا ہوں لیکن مجموعی تاثر ایسا ہی ہے۔ میں نے یہ سارا واقعہ عرض کیا اور اپنے استادِ محترم کا بھی واقعہ عرض کیا تو برادرم عطاء المنان نے خواہش ظاہر کی کہ آپ یہ سب لکھ دیں۔ ایک مضمون کی شکل میں یہ محفوظ ہو جائے گا۔ میں حامی بھر بیٹھا کہ اچھا۔ اس کے بعد کئی دن میں اس خیال سے کاغذ قلم اٹھا کر بیٹھا کہ کسی طور مَیں اس کو کسی ترتیب میں لے آؤں اور لکھ دوں۔ ایک تو اتنے برس پرانا واقعہ اور پھر اس سے بھی کچھ پہلے سے اس کا آغاز۔ بہر حال کئی دن لگے ایک ترتیب میں اس کو لانے میں کہ کچھ اس قابل ہو جائے کہ پیش کیا جا سکے۔ اب معلوم نہیں کہ میں اس میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ بہر حال یہ میرے تاثرات ہیں۔ بھائی عطاء المنان کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے توجہ دلائی اور یہ لکھوا لیا۔ اللہ پاک ان سے بھی راضی ہوں اور مجھ سے ہونے والی کسی کمی کوتاہی کو بھی درگزر فرما دیں۔ آمین

حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

مولانا حافظ حکیم عبدالمجید نابینا

مجلس احرار کے ایک سرگرم رہنما، نامور طبیب، علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کے قابل فخر شاگرد رشید

برصغیر ہندو پاک میں انگریزوں کی غلامی کا دور بدترین اور سیاہ ترین دور کہلاتا ہے۔ اسی سیاہ دور میں مسلمانوں کی اخلاقی، سیاسی اور اقتصادی بربادیوں کے اہتمام ہوئے اگرچہ ملک آزاد ہوگیا ہے اور انگریزوں کو رخصت ہوئے ربع صدی بیت چکی ہے لیکن ابھی تک ہماری قومی اور ملی زندگی کی اجڑی ہوئی عمارتوں کے آباد ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے۔

عجیب اتفاق ہے کہ برصغیر میں اسی سیاہ ترین دور کے دوران ایسے ایسے نابغۂ روزگار افراد یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے جن کی مثال خیر القرون کو چھوڑ کر شاذ ہی ملتی ہے۔ برطانوی دور کے ابتدائی اکابر کا تذکرہ اگر طویل سمجھ کر اس وقت چھوڑ دیا جائے اور صرف ان بزرگوں کے ذکر پر اکتفا کر لیا جائے جو بیسویں صدی میں ہمارے سامنے تھے۔ تو بھی وہ کم محیر العقول نہیں ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، مولانا مفتی کفایت اللہؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا احمد سعید دہلویؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، ڈاکٹر مختار احمد انصاریؒ، مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاںؒ، مفکر اسلام علامہ اقبالؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی، صوفی شیر محمد صاحب شرق پوری، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا حسرت موہانیؒ، مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحبؒ، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا ظفر علی خاںؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا گل شیر شہیدؒ، ان میں سے ہر ہستی یگانہ روزگار تھی۔ ان میں سے ہر فرد اگرچہ بظاہر فرد ہی تھا لیکن درحقیقت وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ایک جماعت بلکہ ایک دور کی حیثیت رکھتے تھے۔

لائل پور کے حافظ عبدالمجید نابینا مرحوم بھی اسی عظیم قافلے کی آخری صفوں کے فرد تھے جو اپنے ان عظیم پیشرووں کی جانشینی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر ۱۲ فروری ۱۹۷۲ء دس بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مالک و خالق حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت ان کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

ابتدائی زندگی

حافظ عبدالمجید چک نمبر ۲۲۴، تحصیل و ضلع لائل پور کے ایک لینڈ لارڈ چوہدری وزیر خاں راجپوت کے منجھلے

صاحبزادے تھے۔آپ کے بڑے بھائی چوہدری غلام محی الدین اور چھوٹے بھائی چوہدری غلام دستگیر زمیندار ہ کرتے تھے۔حافظ صاحب بچپن میں آنکھوں سے معذور ہوجانے کے باعث دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کیا۔سبعہ قرات سیکھی اوراس کی سند حاصل کی۔عربی اور اسلامی علوم دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ ڈھابیل سے پڑھے۔وہ مشہور محدث اور عالم دین علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب اور قابل فخر شاگردوں میں سے تھے۔قدرت نے انھیں بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔سبق پڑھنے سے پہلے ساتھیوں سے حدیث شریف کا سبق سن لیتے پھر جب اسباق شروع ہوتے تو کلاس میں زبانی سبق پڑھ دیتے حضرت شاہ رحمۃ اللہ علیہ حیران ہوتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ امام ترمذی نابینا ہونے کے باوجود حافظ حدیث تھے تو حیرت ہوتی تھی لیکن اب ان حافظ عبدالمجید صاحب کو دیکھ کر وہ حیرت جاتی رہی۔

منبع الطب لکھنو سے طب کی سند حاصل کی۔پنجاب یونیورسٹی سے فارسی فاضل، اُردو فاضل، اور عربی فاضل کی سندات حاصل کیں اور پنجاب یونیورسٹی سے ہی بی اے انگلش کی بھی ڈگری حاصل کر لی۔حافظ عبدالمجید صاحب پنجاب یونیورسٹی کے پہلے نابینا گریجویٹ تھے۔

دینی اور دنیوی علوم وکمالات سے مزین ہونے کے بعد حافظ صاحب نے امن پور بازار لائلپور میں شفاخانہ نقشبندیہ کے نام سے اپنا مطب قائم کیا اور اس طرح سے خدمت خلق کے علاوہ روزی کمانے کا ایک حلال ذریعہ منتخب اور مقرر فرمایا۔تھوڑے ہی عرصہ میں حافظ صاحب شہر اور بیرون جات کے مریضوں کے لیے ایک مرجع اور مرکز بن گئے۔اور پھر قدرت نے ان کی ہاتھ میں شفا رکھی تھی اور اب حالت یہ تھی کہ حافظ صاحب کی زندگی کے دوسرے تمام مشاغل متاثر ہوئے اور ان کا اکثر وبیشتر وقت مطب اور مریضوں کی خدمت میں گذرتا تھا۔مطب میں ان کے دو نائب حکیم محمد حسین اور حکیم عبدالرشید صاحبان ان کی معاونت اور نیابت کیا کرتے تھے۔

طب کے میدان میں بعض دفعہ حافظ صاحب اعجاز اور مسیحائی کا بھی مظاہرہ کر جایا کرتے تھے۔ایک دفعہ ایک بچی کی نبض دیکھ کر فرمایا بیٹی تیرا جسم بہت موٹا ہوگیا ہے اور تجھے تین ماہ سے اُمید ہے، اس لیے اس کی حفاظت کی تدابیر اختیار کرو۔بعد میں گھر والوں نے بتایا یہ بالکل درست ہے بعض دفعہ مختلف اشخاص کو اپنے سامنے بٹھا کر اُن کی نبضیں دیکھتے اور نبض دیکھنے کے بعد ان کے جسموں کے رنگ بھی بتا دیتے۔حافظ ان کا اس طرح کا تھا جس کی عصر حاضر میں شاید ہی کوئی مثال ہو۔کبھی ایک شخص ملتا علاج کے سلسلہ میں یا دینی ضرورت کے سلسلہ میں پھر وہ چلا جاتا۔سالہا سال گذر جانے کے بعد جب پھر وہ دوبارہ ملتا اور بلند آواز سے حافظ صاحب کو السلام علیکم کہتا تو فوراً اس کا نام لیتے اور سلام کا جواب دیتے وہ شخص اور اردگرد کے لوگ حیران رہ جاتے۔

سیاسی خدمات

حافظ عبدالمجید صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔قدرت نے انھیں رنگا رنگ صفات اور کمالات کا مجموعہ

بنایا تھا۔ ایک ذہین دانشور اور روشن ضمیر عالم دین کی حیثیت سے وہ لازمی طور پر اپنے گرد وپیش سے متاثر ہوتے تھے جن دنوں وہ اپنی دینی تعلیم مکمل کر چکے تھے اور مطب کے قیام کی فکر میں تھے ان دنوں برصغیر میں انگریزوں کا راج تھا برصغیر کے لوگ سفید سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے انگڑائیاں لے رہے تھے۔ حافظ جی بھی تحریک آزادی میں حصہ لینے کے لیے سراپا شوق بنے ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں جو جماعتیں سیاسیات کے محاذ پر مصروف کار تھیں ان میں کانگریس، مسلم لیگ، مجلس احرار اسلام، خاکسار تحریک ہندو مہا سبھا یونینسٹ پارٹی تھیں۔ کانگریس انگریزوں کے خلاف لڑنے میں نمبر ایک جماعت تھی۔ لیکن اس میں ہندوؤں کی اکثریت نے خصوصا ہندو کانگرسیوں کے مسلمان کارکنوں کے ساتھ سرد مہرانہ سلوک نے حساس اور خود دار مسلمانوں کو گہری سوچ میں ڈال رکھا تھا کہ وہ کانگریس کی بجائے کسی اور آزاد سٹیج سے انگریزی سطوت کے لشکروں پر شب خون ماریں۔ چنانچہ پنجاب کے غیور، بہادر اور باشعور مسلمان نوجوان مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کیے ہوئے تھے۔ حافظ عبدالمجید صاحب بھی مجلس احرار اسلام میں شریک ہوگئے۔ اپنے عمل، اخلاص اور اعلیٰ صلاحیتوں کی بدولت بہت جلد مجلس احرار کی اگلی صفوں کے رہنماؤں میں شریک ہوگئے۔ چنانچہ وہ شہر وضلع لائلپور کی مجالس کے صدر اور مرکزی مجالس کے رکن اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر بنا لیے گئے۔

۱۹۳۹ء میں برصغیر کی ہر انگریز دشمن جماعت سے پہلے مجلس احرار اسلام نے ''فوجی بھرتی بائیکاٹ'' کی تحریک شروع کی۔ یہ ایک ایسی سول نافرمانی کی تحریک تھی جس سے برطانوی حکومت بوکھلا اٹھی۔ احرار نے پورے ملک میں ایسی پرجوش باغیانہ تقریریں کیں کہ پورے ملک کی فضا انگریزوں کے خلاف برہم ہوگئی۔ لیڈر پکڑ لیے گئے۔ حافظ عبدالمجید صاحب بھی اسی تحریک میں حصہ لیتے ہوئے ایک سال قید کر کے جیل بھیج دیے گئے۔

انھوں نے یہ سزا راولپنڈی جیل میں اپنے عظیم ہمراہیوں چوہدری افضل حق، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا گل شیر شہید، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، شورش، عبدالرحیم عاجز، صوفی عنایت محمد پسروری، شیخ حسام الدین اور دوسرے بزرگوں کے ساتھ گذاری۔ یہ سب لیڈر خود بڑے عظیم انسان تھے لیکن یہ سب لوگ حافظ عبدالمجید سے متاثر ہوتے تھے۔ چنانچہ مفکر احرار چوہدری افضل حق نے اپنی بیٹی کے نام خطوط میں حافظ عبدالمجید صاحب کا ذکر کیا اور حافظ صاحب کی مصروفیتوں اور تعلیم وتعلم کے لیے جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ایک سال بعد جب راولپنڈی جیل سے ان کی رہائی ہوئی اور وہ لائل پور پہنچے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ انگریزوں کے خلاف باغیانہ جذبات اور عزائم لے کر آئے تھے اسی زمانہ میں انہوں نے اسلام کے مایہ ناز فرزند ابن حزم کی مشہور تصنیف محلّیٰ کا مطالعہ کیا۔ ابن حزم سے وہ اتنے متاثر تھے کہ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے سخت خلاف ہوگئے اور تاج برطانیہ کے صاحبزادگان کے خلاف غریبوں، بھوکوں اور ننگوں کے ہر اقدام کو جائز بتانے لگے تھے۔

☆......☆......☆

مولانا محمد مغیرہ (مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام) (قسط نمبر 2)

ایک محافظ کا زندگی نامہ
محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں

قادیانی مبلغین سے گفتگو و مناظرہ:

قادیانی گمراہی کی ابتداء سے ہی علمائے اسلام قادیانیوں سے بھرپور علمی و استدلالی مناظرے کرتے رہے ہیں۔ مسلمان مناظرین میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد حسین بٹالوی، حضرت مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات، علامہ خالد محمود اور مولانا منظور احمد چنیوٹی (رحمۃ اللہ علیہ اجمعین) جیسے ماہرین کلام و استدلال میدان عمل میں اترتے رہے۔ الحمدللہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

مناظرہ اور علمی بحث کا اصول یہ ہے کہ اہل اسلام اور اہل کفر کے نمائندے ایک جگہ بیٹھ کر موضوع و شرائط طے کرنے کے بعد مناظرہ کرتے ہیں۔ قادیانیوں سے مناظرہ کے موضوعات بنیادی طور پر تین ہیں۔ (۱) اجراء نبوت (۲) حیات مسیح علیہ السلام (۳) اور صدق و کذب مرزا غلام احمد قادیانی۔ ان موضوعات میں سے بطور خاص حیات و وفات مسیح علیہ السلام کا عنوان قادیانیوں کا پسندیدہ موضوع ہے جبکہ عام طور پر قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب پر مناظرہ سے گھبراتے ہیں۔ اس کی وجوہات کیا ہیں یہ الگ موضوع ہے مگر مسلمان مناظرین نے ان تمام موضوعات پر مناظرے کیے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمیشہ کامیابی عطا فرمائی۔ میرا قادیانیوں سے باقاعدہ طور پر مناظرہ تو کوئی نہیں ہوا مگر علاقہ میں کئی جگہوں پر مختلف نشستیں البتہ ہوئیں۔ چونکہ قادیانیوں کا پسندیدہ موضوع حیات و وفات مسیح ہے لہذا جب کبھی گفتگو کی نوبت آئی تو قادیانی مربیوں نے گفتگو کی ابتداء ہمیشہ اسی موضوع سے کی۔ الحمدللہ اپنے مؤقف پر اللہ پاک نے ایسا شرح صدر عطا فرمایا ہے کہ میں عام طور پر مناظرانہ اصول و شرائط (جو ضروری ہیں) کے اہتمام میں پڑنے سے گریز کرتا ہوں اور بخوشی میدان بحث میں گامزن ہو جاتا ہوں۔ اپنے مقدور بھر سنجیدگی اور تحمل کے ساتھ ساتھ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات عالی سے استمداد کا خیال رہے تو الحمدللہ کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اپنے اس بے مقدور بندے کو اس کے معاصی کے باوجود کبھی رسوا نہیں کیا ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار کیا۔ حیات مسیح علیہ السلام پر مرزائیوں نے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات بینات کی تحریف کر کے ان سے

بطور دجل وفات عیسی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالی نے توفیق دی اور میں نے ان تیسوں آیات کے بارے میں قادیانی تحریفات اور دجل وفریب کو یکجا جمع کر کے ان کا سوئے استدلال اور ان کے فریب کی خامی واضح کر دی۔ میری اس محنت کو مکتبہ مجلس احرار اسلام نے ایک رسالے کی شکل میں شائع بھی کر رکھا ہے۔اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ذات رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسلام کی خوشنودی وشفاعت کا مستحق بنائیں۔

میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ جب بھی اس موضوع پر گفتگو کی نشست ہوئی ہے تو قادیانی مربیوں نے وفات مسیح پر زیادہ تر سورۃ آل عمران کی آیت ''انـی متـوفیـک ......'' (اے عیسی میں تجھے وفات دوں گا) اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل پیش کی اور اللہ تعالی کے فضل وکرم سے انہی آیات سے ہی قادیانی مربی لاجواب ہوے اور آگے نہ چل سکے۔ چونکہ میں بطور داعی ہار جیت کے ماحول سے دور رہتا ہوں بلکہ بات سمجھانا مقصود ہے اس میں بحمد للہ ہمیشہ کامیابی حاصل ہوئی۔

بہت عرصہ ہوا چناب نگر کے قریب ایک گاؤں (مل سپرا) کا رہائشی ایک انگلش ٹیچر غالبًا ماسٹر منظور احمد نامی مرزائیوں کے ہتھے چڑھ کر دین کی دولت ہاتھ سے کھو بیٹھا اور قادیانی ہو گیا۔اس کے مسلمان بھائیوں نے کوشش کی کہ اس کو سمجھایا جائے۔فیصل آباد کے ایک عالم دین سے رابطہ کیا اور پوری صورت حال بتا کر ان سے وقت لیا۔ یہ صاحب چونکہ سکول ماسٹر تھے اور سکول میں اتوار کو چھٹی ہوتی ہے تو حضرت مولانا صاحب سے اتوار کے دن کا وقت لیا۔محترم مولانا تشریف لائے گفتگو ہوتی رہی پھر آئندہ اتوار کو دوبارہ تشریف لائے گفتگو بحث ومباحثہ ہوتا رہا پھر تیسرے اتوار کو تشریف لائے۔ بحث مباحثہ ہوتا رہا جب تیسرے اتوار کو واپس جانے لگے کہ بس پر سوار ہونے سے قبل مولانا نے میزبان سے فرمایا کہ آئندہ اتوار کو نہیں آسکوں گا (شاید کوئی اپنی مصرفیت بتائی) پھر کبھی پروگرام بنالیں گے۔میزبان نے عرض کی حضرت آپ نشست میں آئندہ اتوار کو آنے کا فرما آئے ہیں اگر آپ تشریف نہ لائے تو ہمارے لیے پریشانی بنے گی۔مرزائی کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ مسلمان مولوی میدان سے راہِ فرار اختیار کر گیا مگر مولانا کسی اپنی مجبوری کی وجہ سے نہ مانے۔ میزبان نے مولانا کو بس پر سوار کیا۔ دوسرے دن میرے پاس علاقہ کے معزز مہربان میرے دیرینہ دوست محترم ماسٹر خضر حیات ہرل جو کہ چناب نگر کے مضافات میں (وڈسیداں کے) رہائشی ہیں سکول ماسٹر ہیں، صالح آدمی ہیں مولوی نہ ہونے کے باوجود علاقہ میں مسلک اہلسنت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں تشریف لائے اور ساری روداد سنائی۔ میں نے عرض کیا کہ میں ضرور حاضر ہوں گا مگر ماحول میں کسی کو پتہ نہ چلے کہ پہلے آنے والے محترم مولانا نہیں آئیں گے تاکہ مرزائی کو اس بہانے سے جھوٹا پروپیگنڈا کرنے کا موقع نہ مل سکے۔خیر میں اللہ کے فضل سے وہاں پہنچ گیا قادیانی ٹیچر سے ملاقات ہوئی وہ مجھے پہلے بھی جانتا تھا ابتدائی ملاقات حال واحوال

بانٹنے کے بعد کہنے لگا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ سنا ہے ہر اتوار کو یہاں محفل سجائی جاتی ہے میرا خیال ہوا میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں کہ معلومات میں اضافہ ہو۔ اتنا سننا تھا کہ وہ تو جیسے میرے پر جھپٹ پڑا۔ میرے ذاتی حلیے اور فقیرانہ راہ و روش سے اس کو یقین تھا کہ مجھ جیسا آدمی اس جیسے عالم فاضل سے گفتگو کرنے کی اہلیت رکھ ہی نہیں سکتا۔ اس نے مجھے خوب آڑے ہاتھوں لیا جیسے کوئی کہے تو کس باغ کی مولی ہے۔ مگر بحمداللہ اللہ پاک نے مجھے اشتعال اور غصے سے بچایا۔ میں نے اس کی کڑوی بات کو بھی تحمل سے سنا اور کسی قسم کا کوئی منفی ردعمل نہیں دیا۔ تاکہ ماحول کشیدہ نہ ہو اور بات آگے چل سکے۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اگر قادیانی مناظرین نے کوئی تلخ بات کر بھی دی تو بھی میں الجھاؤ میں نہ آؤں اور حوصلہ کا دامن نہ چھوڑوں۔ یہ گفتگو گھر کے ماحول میں چار دیواری کے اندر ہو رہی تھی۔ محترم ماسٹر خضر حیات ہرل اور اس قادیانی ٹیچر کے خاصے تعلیم یافتہ دو تین بھائی جو کاشت کاری کے شعبہ سے وابستہ تھے اس محفل میں شریک تھے میں نے اس کی بات کو بڑے تحمل سے سنا اور درخواست کی کہ بھائی تم ٹیچر آدمی ہو تمھارا پیشہ ہی یہ ہے کہ کم استعداد طالبعلموں کو بات سمجھاؤ۔ تو کیوں نہ مجھے ایک نالائق طالبعلم سمجھ کر ہی سہی مجھے بات سمجھا دو۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر سورۃ آل عمران کی آیت **وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل** پڑھی اور ترجمہ یوں کیا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اس سے پہلے جتنے رسول ہیں سب فوت ہو گئے‘‘۔

اس نے جب بات مکمل کر لی تو میں نے عرض کیا کہ جناب نے ترجمہ کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب رسول فوت ہو گئے ہیں ’’فوت ہو گئے ہیں‘‘ آپ نے کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟ تو کہنے لگا کہ ’’**قد خلت**‘‘ کا یہی ترجمہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ نے جو ترجمہ کیا ہے کسی نے آپ کو بتایا ہے یا آپ نے کہیں پڑھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے پڑھا ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ نے درست کہا، لیکن کہاں پڑھا ہے؟ وہ اٹھا اور کسی قادیانی مربی کا لکھا ہوا ایک رسالہ گھر سے اٹھا لایا جس میں قادیانیوں کے وفات عیسیٰ علیہ السلام پر دلائل جمع تھے اور ان دلائل میں یہ مذکورہ آیت بھی تھی۔ میں نے وہ رسالہ بڑے احترام سے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا اور ساتھ ہی اس رسالہ کی تعریف کرنے لگا کہ ماشاءاللہ مربی صاحب نے بڑی محنت کی ہے (وغیرہ) میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس تفسیرِ صغیر ہے؟ (جو مرزا بشیرالدین کی لکھی ہوئی ہے) اس نے کہا کہ ہاں میرے پاس موجود ہے۔ میں نے عرض کی کہ وہ لے آؤ وہ اٹھا اور تفسیر صغیر لے آیا۔ میں نے عرض کی کہ اب ہوئی نا بات، کوئی مضبوط چیز ہو جس پر بات کرتے ہوئے سہارا لیا جائے تو لطف بھی آئے، رسالہ جو آپ لائے وہ تو ایک عام آدمی (مربی) کا ہے جیسے ہم مولوی عام آدمی ہیں مگر یہ تفسیر تو مرزا بشیرالدین کی ہے جماعت احمدیہ میں ان کا بڑا مقام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ بیٹے بھی ہیں اور اپنے وقت میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ بھی ہیں۔ قادیانی جماعت

کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہیں تو مرزا بشیر الدین مصلح ہیں اور قادیانی جماعت میں اس کے مقابل کا بندہ کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کی تعریف کے الفاظ کہے کہ یہ تفسیر اس شخص کی لکھی ہوئی ہے اور اس تفسیر کا بھی قادیانیوں کے ہاں ایک اپنا مقام ہے۔

یہ آیت مذکورہ اس تفسیر سے نکالو۔ اس نے نکال لی۔ میں نے عرض کی کہ اب اس کا ترجمہ جو مرزا بشیر الدین نے کیا ہے وہ کرو۔ تو اس نے وہی ترجمہ کیا جو رسالہ میں کسی مربی نے کیا تھا کہ ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہیں سب فوت ہوگئے ہیں''۔ میں نے عرض کی فوت ہونا کس کا معنی ہوا؟ کہنے لگا کہ ''قد خلت'' کا۔ میں نے جلدی سے تفسیر صغیر سے ہی کئی آیات نکال کر اس کے سامنے رکھ دی جہاں لفظ ''خلت'' موجود تھا۔ میں نے کہا کہ یہ ''خلت'' کا لفظ موجود ہے اس کے ترجمہ میں موت کا لفظ دکھادو۔ ان آیات میں سے کچھ آیات پیش خدمت ہیں

(۱) **قد خلت من قبلکم سنن** (آل عمران: ۱۳۸) ''تم سے پہلے کئی دستور العمل گذر چکے ہیں۔

(۲) **قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الانس فی النار** (تب اللّٰدان سے) کہے گا جاؤ جا کر آگ میں ان امتوں میں شامل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزر چکی ہے۔

(۳) **ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت** (الاعراف آیت ۳۹)

اور وہ سزا کو نیک جزا سے جلد تر لانے کا تجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (ایسے لوگوں پر) تمام (قسم کے) عبرتناک عذاب آچکے ہیں (الرعد آیت ۷)

ان کے علاوہ کئی آیات پیش کی گئیں اور چونکہ آیات اور پھر ان کا ترجمہ بھی مرزا بشیر الدین کی تفسیر سے پیش کرتا رہا اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کرتا رہا کہ یہ تفسیر صغیر ہے اگر آپ کی پیش کردہ آیت ''**وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل**'' میں ''**قد خلت**'' کا ترجمہ ''موت'' کرنا درست ہے تو پھر ان آیات میں بھی مرزا بشیر الدین کو ''موت'' ترجمہ کرنا چاہیے تھا۔ اگر نہیں کیا تو کیوں نہیں کیا اور اگر میری ان پیش کردہ آیت میں مرزا بشیر الدین نے خلت کا معنی موت نہیں کیا تو پھر تو بنا کر تیری پیش کردہ آیات میں ''خلت'' کا معنی ''موت'' کیوں کیا گیا اور کیسے صحیح مان لیا جائے؟ تو ظاہر ہے مرزا بشیر الدین کا'' **وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل**'' میں ''قد خلت'' کا ترجمہ ''موت'' کرنا سراسر غلط ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بات بن سکتی ہے تو مجھے سمجھادو۔ اس کے بعد اب دو میں سے ایک ہی بات ہوسکتی ہے کہ اس آیت ''ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل'' میں ''خلت'' کا ترجمہ کرنے کو غلط کہو یا یہ کہ یہاں ''خلت'' کا معنی ''موت'' کرنے کی کوئی علمی وجہ بتاؤ کہ اس کا معنی موت اس وجہ سے کیا گیا ہے۔

وہ پریشان تو ہوا لیکن اس نے فوراً اپنی دلیل چھوڑ کر چھلانگ لگائی اور سورہ آل عمران کی آیت'' **یا عیسیٰ انی**

متوفیک'' پڑھ دی اور حسب معمول ''متوفی'' کا معنی کیا: میں تجھے موت دینے والا ہوں۔ مجھے یہ معنی کرنے پر کوئی پریشانی نہ تھی۔ البتہ متوفیک کے معنی میں الجھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ایک نئی سوچ سوجھی اور میں نے عرض کی میں تمھارے سے مقابلہ کرنے تو آیا نہیں۔ مقابلہ میں دوسرے کو ہرانا مقصود ہوتا ہے میں تو محبت پیار سے بات کرر ہا ہوں تا کہ ہم ایک دوسرے کو بات سمجھا سکیں۔ میں نے عرض کی کہ تم انگلش کے استاد ہو۔ ایک بات بتاؤ کہ ٹوپی کو انگلش میں کیا کہتے ہیں؟ تو بتایا کہ ''کیپ'' میں نے کہا اس کو انگلش میں لکھو، اس نے لکھا ''CAP'' کیپ اور بتانے لگا کہ ''سی، ک'' کی جگہ، اے ''ی'' کی جگہ اور پی ''پ'' کی جگہ، بولو کیا ہے پھر؟ میں نے عرض کی بلی کو انگلش میں کیا کہتے ہیں؟ تو بتایا کہ کیٹ میں نے عرض کی کہ اس کو انگلش میں لکھو تو یوں لکھا ''CAT'' کیٹ ساتھ ہی پوچھنے پر بتایا کہ ''سی'' ک کی جگہ، اے ''ی'' کی جگہ اور ٹی ''ٹ'' کی جگہ۔ میں نے عرض کی کہ چناب نگر کو انگلش میں لکھیں تو یوں لکھا ''Chanab'' جب اس نے چناب نگر انگلش میں لکھا تو پہلا لفظ چونکہ سی تھا اور پہلے دو جگہوں پر اس نے بتایا کہ ''سی، ک'' کی جگہ لکھا جاتا ہے تو میں نے بڑے طالب علمانہ انداز میں پوچھا کہ پہلے تو جناب فرما رہے تھے کہ ''سی'' ک کی آواز دیتا ہے (ک کی جگہ لکھا جاتا ہے) اور جب چناب نگر میں انگلش میں لکھا تو پہلا لفظ سی ہے۔ تو چناب نگر تو نہ ہوا کناب نگر ہوا کیونکہ ''سی'' ک کی جگہ بولا جاتا ہے۔ تو وہ میری لاعلمی پر ہنس کر کہنے لگا کہ کلیہ یہ ہے کہ جب اکیلا ''سی'' ہو تو ک کی جگہ اور اگر ''سی'' کے ساتھ ایچ آجائے تو پھر سی اور چ دونوں مل کر ''چ'' کی آواز دیتے ہیں۔ تو میں نے کہا سمجھ آ گئی کہ اگر اکیلا سی ہو تو کاف کی آواز دیتا ہے اور اگر سی ایچ دونوں مل جائیں تو چ کی آواز دیتے ہیں۔ اس بات کو میں نے بہت دہرایا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا کہ دیکھوں آج میں نے ایک نئی بات سیکھ لی۔ ماسٹر صاحب کے واسطے سے انگلش کا ایک کلیہ سمجھ آ گیا۔ یہ واقعتاً اچھے استاد ہیں مجھ جیسے بندے کو جس نے سکول کا منہ نہیں دیکھا کیسے آسانی سے انگریزی سکھا دی۔ پڑھے لکھے آدمی سے بات کرنے کا فائدہ یہی تو ہے۔ میرے اس طرح کے رویے ماحول کا تناؤ دور ہو گیا۔ اور انگلش ٹیچر صاحب کی ماتھے کے بل اور لہجے کی رعونت ماند پڑ گئی۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ استاد محترم اب ذرا انگلش میں سکول تو لکھ کے دکھائیں۔ اس نے ''School'' لکھا تو میں نے کہا۔ میرا اتنا علم تو نہیں کہ جناب کے فعل کو غلطی کہہ سکوں لیکن آپ سے بھول تو ضرور ہو رہی ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ انگلش میں سکول لکھ کر دکھائیں لیکن آپ نے سکول بجائے سچول لکھ دیا ہے کیونکہ آپ نے ابھی کلیہ بتایا ہے کہ اگر اکیلا ''سی'' ہو تو ''کاف'' کی آواز جب کہ ایچ مل جائے تو ''چ'' کی آواز بنتی ہے مگر یہاں آپ کو Scool لکھنا چاہیے تھا آپ نے سی اور ایچ ملا دیا ہے تو سکول نہ ہوا یہ سچول بن گیا۔ وہ تھوڑا سا پریشان ہوا اور کہنے لگا کہ سکول انگلش میں ایسے ہی لکھا جاتا ہے میں نے عرض کی محترم چھوٹی عمر کے طلبہ تو جو

استاد کہے اسے خاموشی سے قبول کر لیتے ہیں مگر جو بڑی عمر کا طالب علم ہو خاص طور پر میرے جیسا دیہاتی، وہ جب تک بات سمجھ نہ آئے دماغ میں نہ بیٹھے وہ قبول نہیں کرتا۔ میں بچہ تو ہوں نہیں ابھی آپ نے کلیہ بتایا تھا اب یا تو وہ بتایا گیا کلیہ غلط ہے، اگر کلیہ ٹھیک ہے تو اس طرح سکول لکھنا درست نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ کلیہ تو وہی درست ہے مگر اہل زبان کبھی کبھی کلیہ کے خلاف بھی لکھتے اور بولتے ہیں تو انگلش زبان والے سکول کو انگلش میں یوں School ہی لکھتے ہیں اور ہم بھی ایسے ہی لکھنے پر مجبور ہیں اس کے علاوہ کوئی چارہ کار ہی نہیں۔

میں نے کہا کہ اگر ایسے ہی ہے تو پھر ذرا اس بات پر آپ بھی توجہ فرمایئے کہ ’’متوفی‘‘ کا لفظ عربی ہے اور مرزا طاہر، مرزا ناصر، مرزا بشیر الدین بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی عربی کے جتنے بھی ماہر تسلیم کر لیے جائیں انھیں بہر حال اہل زبان کسی طور نہیں کہا جا سکتا۔ تو پھر کیوں نہ ہم اہلِ زبان ہی سے پوچھیں کہ ’’متوفی‘‘ کا کیا معنی ہے؟ اور پھر جو وہ معنی کریں اسی کو مان لینا چاہیے نہ کہ مرزا قادیانی کا کیا ہوا معنی کہ متوفی کا معنی موت ہی ہے۔ اس نے ناچار اعتراف کیا۔ میری اس بات کے بعد اس کے لہجے کی تندی بالکل ختم ہوگئی اور بہت بہتر ماحول میں اس نے اپنے باقی اشکالات پیش کرنے شروع کیے۔ جب اس کا بزعم خود دلیل کا تکبر ختم ہو گیا تو اس کے لیے بات سمجھنا بہت آسان ہو گیا۔ اس کے اشکالات وہ عمومی اور سطحی وسوسے اور واہمے ہی تھے جو عام طور مرزائی دجل وتلبیس کا سامنا کرتے ہوئے پہلے پہل سننے کو ملتے ہیں اور جن میں استدلال کی گہرائی تو سرے سے نہیں ہوتی بس لفظی چالاکی سے لوگوں کو ہلانا مقصود ہوتا ہے۔ گفتگو ختم ہوئی تو اس ٹیچر کے بھائیوں نے خوشی سے کہا پہلی گفتگوؤں سے ہم بھی ذہناً الجھتے جا رہے تھے اب ہمیں پوری طرح بات سمجھ آ گئی ہے۔ ہمارے بھائی کو سمجھ نہیں آئی تو اس کی قسمت۔

میں نے کہا بھائی صاحب تم اب بھی اگر کوئی اور سوال کرنا چاہتے ہو تو جتنے مرضی سوال کرو بفضل للہ تعالی محبت اور پیار سے جواب دوں گا۔ لیکن اگر میرے مقابلہ میں کوئی مربی لانا چاہو تو پھر لمبی گفتگو نہیں کروں گا۔ مربی صاحب بس میرے ایک سوال کا جواب دے دیں تو میں مذہب (معاذ اللہ) تبدیل کرنے کو تیار ہوں۔ اس بات کا کرنا تھا کہ ان ٹیچر صاحب کو ایک اچھا مخرج نظر آیا۔ اس نے فوراً کہا ٹھیک ہے دوسری تاریخ طے کریں میں کسی مربی کو لاؤں گا۔ تاریخ طے ہوگئی۔ اور تاریخ کے ساتھ ساتھ دو باتیں اس نئی مجلس کے لیے طے کر دی گئیں: (1) میری طرف سے یہ کہ میں ایک سوال کروں گا (لمبی بات نہیں ہوگی) اس کا جواب مربی دیں گے تو مذہب تبدیل کر لوں گا (2) اور قادیانی ماسٹر کی طرف سے یہ شرط لگائی گئی کہ زیادہ آدمی نہیں ہوں گے ایک مربی ہوں گے اس کے ساتھ ایک آدمی ہوگا آپ ہوں گے اور آپ کے ساتھ ایک آدمی۔ جبکہ قادیانی ماسٹر اور اس کے ساتھ فلاں فلاں آدمی اور بس۔ میں نے ان سب باتوں کو تصریح کے ساتھ تسلیم کر لیا۔

طے شدہ تاریخ سے پہلے مجھے کسی ذریعہ سے پتہ چل گیا کہ اس موقع پر میرے سے گفتگو کرنے کے لیے فلاں مربی آئے گا۔ وہ مربی میرا واقف تھا اور میں اس کو تبلیغی مقاصد کے لیے ملتا رہتا تھا۔ صبح جب یہ محفل مکالمہ سجائی جانی تھی رات کو میں نے اس مربی (قادیانی مناظر) کو فون کیا حال احوال بانٹنے کے بعد میں نے کہا سنا ہے تم کل فلاں جگہ مناظرہ کے لیے جا رہے ہیں؟ اس نے کہا ہاں جی آپ نے صحیح سنا ہے۔ میں نے کہا میرا تم سے ایک خوش گوار تعلق ہے مناسب ہے تم خود میرے مقابل نہ آؤ کسی اور مبلغ کو بھیج دو۔ وہ کہنے لگا جماعت کی طرف سے میری ڈیوٹی لگ گئی ہے میں نے ہی شریک ہونا ہے۔ جماعت کے حکم کی مجبوری ہے۔ میں نے حسب وعدہ اپنے ایک ساتھی بھائی اظہر صاحب کو ساتھ لیا اور ان سے کہا کہ بھائی آپ کی ڈیوٹی یہ ہے کہ پوری مجلس میں آپ نے آیت الکرسی پڑھتے رہنا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی عظمت وصمدیت کا استحضار رکھنا ہے۔ اسی طرح اگر میں کتاب حوالہ دکھانے کے لیے دوں تو اس کو آپ نے ہی واپس لینا ہے اور محفوظ کرنا ہے۔ ہم پہنچ گئے قادیانی مربی بھی قادیانی ماسٹر کے ساتھ پہنچ گئے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری کہ کیری ڈبہ (گاڑی) پر دس، بارہ قادیانی نوجوان بھی وارد ہو گئے۔ کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ دو کرسیاں ایک ساتھ ایک پر میں بیٹھ گیا دوسری پر قادیانی مربی جبکہ سامنے کرسیوں پر قادیانی نوجوان بیٹھ گئے۔ ابھی ابتدائی گپ شپ ہو رہی تھی کہ سنتے سناتے بیس، پچیس آدمی علاقے کے بھی آ گئے۔ ان کے لیے چار پائیاں بچھا دی گئیں۔ قادیانی مربی کہنے لگا بات شروع کریں۔ میں نے کہا کہ آپ کو علم بھی ہے کہ آج کونسی بات کرنا طے ہوا ہے؟ قادیانی مربی کہنے لگے بس حیات وفات عیسی علیہ السلام اور اجرائے نبوت پر گفتگو ہے اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا اپنے میزبان سے پوچھیں۔ قادیانی ماسٹر ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ ماسٹر صاحب اپنے مہمانوں کو بتائیں کہ ان موضوعات پر گفتگو مکمل ہو چکی ہے۔ آج کی محفل کے لیے یہ طے ہوا ہے کہ میرا صرف ایک سوال آپ سے ہو گا جس کا آپ اگر جواب دے دیں تو میں مذہب تبدیل کروں گا اور آپ کے ساتھ ہی یہاں سے جاؤں گا (معاذ اللہ) اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہو گی اور اسی پر فیصلہ ہو گا۔ اور اگر آپ جواب نہ دے سکے تو ماسٹر صاحب قادیانیت چھوڑ دیں گے۔

قارئین کرام مناظرے کا مرحلۂ اولی فریق مخالف کو اپنے پسند کے موضوع پر اپنے سوال کا جواب دینے کا پابند کرنا ہے۔ ہر مناظر جواب دینے سے کتراتا ہے اور سائل بننے کو ترجیح دیتا ہے۔ اگرچہ اس سے بنیادی ساخت پر کوئی خاص فرق نہ پڑے لیکن نفسیاتی طور پر اس کا بہت اثر ہوتا ہے۔ قادیانی مربی مجبوراً کہنے لگا کہ چلیں بتائیں آپ کا کیا سوال ہے؟ میں نے کہا مربی صاحب میرا آپ سے ایک تعلق ہے میں نہیں چاہتا کہ بات کرنے میں کوئی تلخ بات ہو جائے اور آپ محسوس کر جائیں۔ میں اپنا سوال ان سامعین میں سے کسی کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ آپ سے سوال

کرے گا آپ اس سوال کا جواب دے کر سائل کو مطمئن کر دیں۔ اگر وہ کہہ دے کہ سوال کا جواب مل گیا ہے اور میں مطمئن ہو گیا ہوں تو میں اپنے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق آپ کے ساتھ ہو جاؤں گا۔ میں نے چار پائیوں پر بیٹھے ہوئے سامعین کو مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ حضرات میں کوئی کچھ نہ کچھ پڑھا ہوا ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بتایا کہ میں سکول کا ماسٹر ہوں۔ میں نے کہا بس تمھی مناسب ہو۔ میں نے انھیں بلا کر اپنے قریب بٹھا کر مرزا قادیانی کی تالیف روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۴ کھول کر دکھائی اور عبارت پڑھائی مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔''

اس ماسٹر صاحب کو یہ مذکورہ عبارت پڑھانے کے بعد میں نے کہا میرا سوال یہ ہے کہ حدیث سے ان باتوں کے دکھانے کا مطالبہ ابھی میں نہیں کرتا۔ کیونکہ احادیث مبارکہ کی کئی کتابیں ہیں اور ان میں سے بہت سے اردو میں ترجمہ بھی نہیں ہوئیں۔ صرف قرآن مجید جس کے محض تیس پارے ہیں اور تقریباً ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے۔ جس کا ترجمہ بھی آسانی سے دستیاب ہے۔ اسے دیکھنے دکھانے میں کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہے ہر آدمی سمجھتا ہے یہ قرآن ہے۔ اب بس اتنا مطالبہ ہے کہ ان تیس پاروں میں کسی جگہ لکھا ہو کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا۔ بس اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ ساری باتیں مسیح موعود کے ساتھ ہونے کا تذکرہ ہو۔ اپنا سوال ماسٹر صاحب کو بتا کر میں نے پوچھا آپ کو میرا سوال سمجھ میں آ گیا؟ انھوں نے کہا میں سمجھ گیا۔ میں نے کہا اب کتاب اٹھائیں اور وہاں اپنی جگہ پر جا کر یہ سوال مربی صاحب سے پوچھیں۔ وہ میرے پاس سے اٹھے اور اپنی نشست پر جا کر، کھڑے ہو کر روحانی خزائن جلد ۱۷ کے صفحہ ۴۰۴ کھول کر اسی سوال مذکور کو دہرایا۔ مربی (قادیانی مناظر) نے قرآن مجید (پارہ ۱۷ سورۃ انبیاء کی آیت نمبر ۴۰)

ولقد استھزی برسل من قبلک فحاق بالذین سخرو امنھم ماکانو ابہ یستھزون.

ترجمہ: اور تجھ سے پہلے جو رسول گذرے ہیں ان سے بھی ہنسی کی گئی تھی لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جنھوں نے ان رسولوں سے ہنسی کی تھی ان کو انہی کی باتوں نے آ کر گھیر لیا جن کے ذریعہ سے وہ نبیوں کی ہنسی اڑاتے تھے (ترجمہ از تفسیر صغیر) کو نکال کر میرے سامنے پیش کیا کہ یہ دیکھ نبیوں کے ساتھ مذاق کیا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو آپ سے سوال کیا ہی نہیں جس نے سوال کیا ہے اس کو جواب دکھاؤ۔ اس پر قادیانی مربی نے اپنا رخ اس ماسٹر صاحب کی طرف کر دیا اور پڑھ کر آیت سنا دی لیکن جو ماسٹر صاحب سائل تھے انھوں نے کہا ہم آپ کی بات ماننے کو تیار ہیں مگر آیت میں

یہ معاملہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہونے کا تذکرہ تو نہیں ہے۔ یہاں تو گذشتہ انبیاء کا مذاق اڑانے اور اس پر عذاب ہونے کا ذکر ہے۔ جبکہ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ جب مستقبل میں ''مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے'' یہ آیت کیسے مرزا صاحب کی دلیل بن گئی۔ اس پر قادیانی مربی سرے سے لاجواب ہوگیا اور اس نے خاموش ہونے میں ہی عافیت سمجھی اور بے چارے سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ میں بھی خاموش رہا مگر سامعین مربی صاحب سے مطالبہ کرتے رہے کہ جناب جواب عنایت فرمائیں۔ جب مربی بالکل ہی نہ بولا تو میزبانوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے قادیانیوں کو مخاطب کر کے بہت افسوس کا اظہار کیا کہ یوں تو آپ ہر جگہ کہتے پھرتے ہیں مولویوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، مولوی گالیاں دیتے اور جھگڑے کرتے ہیں، لیکن جب آمنے سامنے بات کرنے کا موقع آتا ہے تو یہ صورت بن جاتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد چائے آگئی (میں چونکہ چائے معمول میں نہیں پیتا اس لیے خاموش بیٹھا رہا) چائے سے فارغ ہو کر قادیانیوں کی خواہش تھی کہ مولوی مغیرہ پہلے چلا جائے۔ تاکہ اس کی غیر موجودگی میں ہم اپنی بگڑی ہوئی ہوا سنوارنے کی کوشش کریں اور عامۃ الناس کو کوئی نیا دھوکا دیں۔ مگر اللہ پاک نے میرے دل میں القا کیا کہ میں بھی بیٹھا رہوں اور قادیانی پہلے جائیں۔ یہ نہ ہو کہ میں پہلے چلا جاؤ تو یہ لوگوں کو پھر اپنی قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دیں گے۔

قارئین گرامی واقعہ یہ ہے کہ ساڑھے بارہ ایک بجے دوپہر کو ہماری گفتگو ختم ہوئی اور چائے پی گئی۔ لیکن اس وقت سے شام تک وہ میرے انتظار میں رہے کہ یہ چلا جائے اور ہم کچھ بات کر سکیں۔ بالآخر شام ہوگئی مغرب کی اذانیں بھی شروع ہوگئیں مجبوراً ان کو نکلنا پڑا۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے اس وقت موجود مسلمان دوستوں کو الوداع کیا اور واپس مسجد احرار کی راہ لی۔

(جاری ہے)

ادارہ

قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنے کا حکم

سوال: قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے اہم ترین عقیدہ ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' ہے، جس پر مسلمانانِ عالم متفق ہیں، ہ قربِ قیامت کا دور چل رہا ہے، نت نئے فتنے مختلف شکلوں میں رونما ہورہے ہیں، جن میں موجودہ دور کا سب سے بڑا فتنہ ''قادیانیت'' ہے۔ پوری ملتِ اسلامیہ متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافروں کی بدترین قسم زندیق قرار دیتی ہے اور بقول علامہ اقبال ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں''، پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 1974 میں قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس کے بعد صدر پاکستان نے تعزیرات پاکستان میں ''دفعہ 298 بی'' اور ''298 سی'' کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو شعائرِ اسلامی کے استعمال اور قادیانیت کی تبلیغ سے روک دیا۔

لیکن امتناعِ قادیانیت آرڈیننس منظور ہوجانے کے باوجود منکرینِ ختمِ نبوت قادیانی / مرزائی دنیا بھر میں آج بھی مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر مسلمانوں ہی سے کمائے ہوئے پیسوں سے حملہ آور ہیں، وہ ایسے کہ قادیانی اپنی آمدن کا دسواں حصہ قادیانیت کی ترویج وتبلیغ پر صرف کرتے ہیں اور کرنے کے پابند بھی ہیں، اس لیے ہمیں وہ ذریعہ بند کرنا ہوگا جو ایسے قادیانی اقدامات کو تقویت پہنچا رہا ہے یعنی چندے کا پیسہ جو قادیانی مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی نیت سے ہر ماہ اپنی جماعت کو ادا کرتے ہیں۔

لہٰذا تمام مکاتبِ فکر کا متفقہ فتوی ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے خرید وفروخت، تجارت، لین دین، سلام وکلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی وغمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعتِ اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا اعلاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ اور ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

مزید تفصیل اور اس موضوع پر تفصیلی مواد کے لیے مجلس احرار اسلام پاکستان کے لٹریچر کا مطالعہ خود بھی کریں اور اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کو بھی دیں جو کہ ان کی ویب سائٹ www.ahrar.org.pk پر بھی بآسانی دست یاب ہے۔ یہاں یہ چیز ملحوظ رہے کہ قادیانی، قادیانی ہی ہے، اس میں عام وخاص کی بحث میں جانا عقل ودیانت کے خلاف ہے، ہر قادیانی کے ساتھ خرید وفروخت کا وہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ فقط واللہ اعلم

افتخار احمد، جرمنی (سابق قادیانی)

قادیانی جلسہ ٹائیں ٹائیں فش

جرمنی کے شہر Mendig میں قادیانی جماعت کا ہونے والا سالانہ جلسہ جو ابھی جاری ہے ناکام ترین ثابت ہو رہا ہے جلسہ کے منتظمین گزشتہ کئی روز سے میڈیا میں شور مچائے ہوئے تھے کہ شرکاء کی تعداد پچاس ہزار ہوگی جو ممکن نہ ہو سکی جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے قبل از وقت حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے خرابی صحت کا اعلان کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کرنے سے معذرت کر لی۔ جبکہ جلسے کے پہلے ہی روز بروز جمعہ برطانیہ کی قادیانی عبادت گاہ سے مواصلاتی نظام سے استفادہ کرتے ہوئے خطبہ دیا جس میں کسی لمحے بھی شبہ نہیں ہوا کہ ان کی صحت خراب ہے۔ البتہ جرمنی کے جلسہ گاہ میں موجود بہت سے قادیانی زائرین دوران خطاب اونگھتے پائے گئے۔ یاد رہے کہ اس جلسہ کی بنیاد بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حج بدل کے طور پر رکھی تھی۔ مرحوم جنرل ضیاء الحق نے جب ان جلسوں پر پابندی عائد کی تو ان جلسوں کا انعقاد بند ہو گیا جبکہ وہاں کے بہت سارے غربت کی سطح سے بھی نیچے بسر اوقات کرنے والوں سے چندہ عام کے علاوہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی باقاعدگی سے وصول کیا جاتا رہا جس کی منطق سامنے نہیں آسکی۔ چندے کی بات سے یاد آیا کہ بانی جماعت نے ایک خصوصی قبرستان بھی تیار کروایا تھا جس کا نام مدینہ منورہ کے جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ رکھا تھا یہاں دفن ہونے والے قادیانیوں کو جنت کی بشارت دنیا میں ہی دے دی گئی۔ دفن ہونے والوں کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنی آمدن اور کل منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ جماعت کو دیں گے جبکہ اپنے اور اپنے خاندان کو یہ کہتے ہوئے بچا گئے کہ! میری نسبت اور میرے اہل عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان پر شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔ (ضمیمہ رسالہ وصیت روحانی خزائن ج 20 صفحہ 327) یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ آیت 45 میں فرمایا ’’کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لیے کہتے ہو اور آپ کو فراموش کر دیتے ہو‘‘ آج اسی جنت کو فروخت کرنے والی جماعت اس فلسفے کے تحت اربوں کھربوں کے اثاثے رکھتی ہے جبکہ جماعت کی غریب بیٹیاں جہیز نہ ہونے کے باعث بالوں میں سفیدی آنے کی وجہ سے چناب نگر میں کسی بوڑھے یورپین قادیانی کے انتظار میں بیٹھی راہ دیکھ رہی ہیں کہ آئے اور انہیں ساتھ لے جائے۔ حیرت ہوتی ہے دیکھ کر کہ اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی ساہوکارانہ اور اوٹ پٹانگ سوچ کے مالک نام نہاد نبی کے پیچھے بلا سوچے سمجھے چل رہی ہے۔ گزشتہ سال قادیانی

جلسہ سالانہ برطانیہ میں ایک جید قادیانی مقرر نے فرمایا کہ مرنے کے بعد قادیانی سے قبر میں سوال ہونگے

1۔کیا مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو مانا؟ 2۔کیا چندہ دیا؟

اثبات کی صورت میں جنت کنفرم۔انہی بے تکی اور مضحکہ خیز بشارتوں کو سننے کے لیے قادیانی شمولیت کے لیے بیقرار ہوتے ہیں جنکا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔اس جلسے کی ناکامی اور گزشتہ دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان کے ان کے حق میں دیے گئے ایک نامعقول فیصلے کو عوامی غیض وغضب کے ڈر سے واپس لینے کے بعد جماعت قادیان اسی طرح سبکی کا سامنا کر رہی ہے جتنا چند سال قبل زناء کے اس کیس کے سامنے آنے پر کیا تھا جس میں جماعت کے تیسرے خلیفہ کی بتیس سالہ پوتی جو چوتھے خلیفہ کی نواسی بھی ہے نے موجودہ پانچویں خلیفہ کے سالے اور اپنے سگے باپ پر الزام لگایا کہ وہ برطانیہ کے علاوہ چناب نگر کے قصر خلافت میں بھی اس کا مسلسل ریپ کرتے رہے ہیں افسوسناک یہ تھا کہ بقول خاتون اس کا پہلا ریپ سگے باپ نے آٹھ سال کی عمر میں کیا۔

☆......☆......☆

Saleem&Company
Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.
SC
SINCE 1968
Manufacture of Quality
Furniture, Government
Contractors, Electronics
& General Order Suppliers
سلیم اینڈ کمپنی
0302-8630028
061 -4552446 فون نمبر:
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان
Email:saleemco1@gmail,com

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

عطاء محمد جنجوعہ (قسط نمبر 1)

مرزا قادیانی مسیح موعود کیوں نہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا:

''وہ مسیح موعود جو آخری زمانے کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔'' (حقیقت الوحی، ص: ۱۹۴، روحانی خزائن: ۲۰۱/۲۲)

یہ حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا قیامت کے قریب ضرور نزول ہوگا لیکن قرآن وحدیث میں مذکور علامات کی روشنی میں مرزا قادیانی کا اس سے ذرا بھی تعلق نہیں۔

بنی اسرائیل کے تمام انبیائے کرام علیہم السلام حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے ان میں سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ چونکہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو فراموش کر دیا اور ان میں طرح طرح کی گمراہیاں پھیل گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو راہِ راست پر لانے کی جدوجہد کی:

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ٥ (الزخرف: ۶۴)

''میرا اور تمھارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے پس تم سب ان کی عبادت کرو راہِ راست (یہی) ہے۔''

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور تعلیم کی طرف توجہ نہ دی بلکہ آپ کے مخالف ہوگئے، ان کے خلاف مکروفریب کا جال پھیلایا اور مذہبی عدالت میں ان کے خلاف فیصلہ حاصل کر لیا، چنانچہ یہودیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا وہ ان کو گرفتار کر کے صلیب چڑھا کر قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی اور وعدے فرمائے:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (آل عمران: ۵۵)

''جب کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف تجھے اٹھا لینے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ زندہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے مخاطب ہیں جو روح اور جسم سے مرکب انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا۔

’’پورا پورا‘‘ بمعنی صحیح سالم لوں گا یعنی یہودی گرفتار یا قتل نہیں کر سکیں گے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ تجھے روح مع جسد اپنی طرف اٹھا لوں گا اور کفار، یعنی یہود کے ناپاک ہاتھوں سے تجھے پاک کروں گا۔

یہودیوں کی منشا یہ تھی بالفاظ مرزا قادیانی:

’’یہودی اس فکر میں تھے کہ آنجناب کو بذریعہ صلیب قتل کر دیں۔‘‘ (حاشیہ تریاق القلوب، ص:۱۴۶، روحانی خزائن:۱۵/ ۴۵۸)

پس اگر اس جگہ توفی کے معنی ’’موت‘‘ اور رفع إلی اللہ ’’بلندیِ درجات‘‘ کے کیے جائیں تو معاذ اللہ یہود کا مکر کامیاب اور خدا کی تدبیر ناکام اور کفار سے تطہیر باطل اور وعدۂ الٰہی کذب و دروغ ٹھہرتا ہے چونکہ ایسا بالکل نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ یہاں تــوفــی کے معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ کسی چیز کو پورا لینا اور ’’رفع الی اللہ‘‘ سے مراد روح مع الجسد آسمان پر اٹھا لیا۔

مذکورہ وعدہ کے ایفا کا ذکر دوسرے مقام پر کیا گیا:

﴿وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ٥ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا٥﴾ [النساء: ۱۵۷، ۱۵۸]

’’اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انھوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے ان کی (عیسیٰ کی) شبیہ بنا دی گئی، یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے اختلاف کرنے والے ان کے بارے شک میں ہیں انھیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اتنا یقینی ہے کہ انھوں نے انھیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔‘‘

یہود و نصاریٰ کا گمان تھا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو سولی دی گئی اور قتل کیا گیا۔ قرآن حکیم نے تردید فرمائی کہ انھوں نے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی جگہ ان کے ہم شکل ایک آدمی کو انھوں نے سولی دے دی اور وہ سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے دی ہے۔ جب کہ قرآنی آیات سے ثابت ہے کہ یہودی اپنے مکر و فریب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب چڑھانا اور قتل کرنا چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کو ناکام بنا دیا اور مخالفین کے شر سے محفوظ فرما کر اپنی طرف روح مع الجسد اٹھا لیا۔

اس کی تائید قرآن کی دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق

ارشادفرمایا:

﴿وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَo﴾ [آل عمران: ۴۵]

''جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔''

بالفرض یہ مان لیا جائے کہ یہود نے آپ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا جب کہ بائبل میں مذکور ہے جو دار پر کھینچا گیا وہ لعنتی ہے تو یہ ماننا قرآن میں مذکورہ دنیوی وجاہت کے بھی منافی ہے چنانچہ حضرت مسیح و جیھا في الدنیا کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے، آیت قرآنی سے صریح انحراف ہے۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام قربِ قیامت نزول فرمائیں گے۔ فرشتے نے حضرت مریم صدیقہ کو بشارت دی کہ آپ کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا:

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَo﴾ [آل عمران: ۴۶]

''وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ روزِ حشر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اپنے انعامات یاد دلائے گا:

﴿تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

''تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی۔''

مذکورہ آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے کلامِ مہد و کہولت کو خصوصی احسان و انعام کے طور پر ذکر کیا ہے، اس لحاظ سے دونوں صورتیں معجزے کے رنگ میں ہیں، چنانچہ کلامِ مہد اس لیے معجزہ ہے کہ مولود بچے کو اپنے وجود کی خبر نہیں ہوتی چہ جائے کہ وہ بول کر والدہ سے الزام رفع کرے۔

باقی رہا کہولت میں کلام کرنا تو یہ انسانی فطرت ہے، پھر یہ رب کا احسان و نعمت کس طرح؟

چونکہ اسلام کی رو سے واقعہ رفع اور یہود و نصاریٰ کے نزدیک صلیب چڑھانا قبلِ کہولت، یعنی جوانی میں ہوا۔ جوانی ہو یا بڑھاپا اس میں باتیں کرنا خرقِ عادت نہیں اس عمر میں سبھی باتیں کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر مدت مدید کے بعد بغیر ظاہری تغیر کے اسی حالت میں نازل ہو کر دعوت دینا، یہی وجہ ہے کہ اس عمر کہولت کا احسان و معجزے کے طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے، چند قابل غور نکات ہیں:

قادیانیوں نے تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست شایع کی ہے۔ (عسل مصفّٰی، ص: ۱۶۲-۱۶۵ از خدا بخش مرزائی، تصدیق شدہ مرزا غلام احمد قادیانی) کیا ان میں سے کسی مجدد نے وفاتِ مسیح کا عقیدہ ظاہر کیا ہے؟ اسی طرح ان

میں سے کسی نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی قبر سری نگر (کشمیر) محلّہ خان یار میں نشان دہی کی ہے؟ اگر نہیں تو تیرہ صدیوں کے مجددین وفات مسیح کا عقیدہ نہ ظاہر کرنے والے صحیح تھے یا وفات مسیح کا عقیدہ ظاہر کرنے والے مرزا قادیانی؟

یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا کر قتل کیا۔قرآن نے ان کے دعوے کی ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ [النساء: ۱۵۷] کہہ کر تردید کر دی جب کہ مرزا صاحب کا نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صلیب پر لٹک کر نیم مردہ ہو گئے۔

قادیانیوں کو سوچنا چاہیے کہ مرزا کا یہ نظریہ قرآن حکیم کی ترجمانی کرتا ہے یا قومِ یہود کی پیروی میں ہے؟ خود فیصلہ کرلیں۔

قرآن حکیم میں بعض انبیائے کرام علیہم السلام کی وفات کا ذکر موجود ہے۔اگر آپ کے نزدیک **بل رفعه الله** سے مراد روحانی رفع ہے تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور نبی کے ساتھ **بل رفعه الله** کا ذکر کیوں نہیں؟ بصورت دیگر قرآن میں کسی اور مقام پر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ "**ما رفعه الله**" کے الفاظ دکھا دیں!

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول سے متعلق صحیح بخاری میں پانچ مقامات پر (**ينزل عيسى بن مريم**) آیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔کیا قادیانی احادیث کے ذخیرے میں سے دکھا سکتے ہیں جہاں (**لا ينزل عيسى ابن مريم**) آیا ہو؟ اسی طرح کتب احادیث میں کسی مقام پر ''وفاتِ مسیح'' کا باب ہو؟ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے متعلق ذکر فرمایا ہے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة)) قال: ((فينزل عيسى ابن مريم ﷺ فيقول أميرهم: تعال صل لنا، فيقول: لا، إن بعضكم على بعض أمراء تكرمة الله هذه الأمة.)) (صحيح مسلم، رقم: ۱۵۰)

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا۔نیز عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ (گروہ) کے امیر (مہدی) کہیں گے: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے، آپ فرمائیں گے: نہیں، آپ لوگ ایک دوسرے کے امیر وامام ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر اعزاز واکرام ہے۔''

مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور

قیامت تک حق پر رہے گا، جب کہ مرزا صاحب نے جہاد کو "حرام" قرار دے دیا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، ص:۴۱، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۷/۷۷)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بینما هو كذلك إذ بعث الله المسيح ابن مريم، فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق، بين مهرودتين، واضعا كفيه على أجنحة ملكين.)) (صحيح مسلم، رقم: ۲۹۳۷)

"اسی اثنا یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو (آسمان سے) بھیجے گا، وہ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوں گے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق میں سفید منار پر اُتریں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر دمشق میں سفید منار پر اُتریں گے اور دو زرد کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔

مرزا نے اقرار کیا ہے:

"صحیح مسلم میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو اس کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔" (ازالہ اوہام، ص:۸۱، مندرجہ روحانی خزائن: ۳/۱۴۲)

اسی طرح مرزا کا ایک اور قول بھی ہے:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔" (ملفوظات مرزا: ۵/۳۳، بعد ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء بلا تاریخ)

مذکورہ اقوال "آسمان پر سے اترے گا" سے استدلال یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کو مانتا رہا۔ مرزا غلام احمد کی آمد کس طرح ہوئی؟ مرزا کا قول ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم اولاد تھا۔" (تریاق القلوب، ص:۱۵۳، روحانی خزائن: ۱۵/۴۷۹)

مرزا کے پہلے قول نے واضح کر دیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، جب کہ

دوسرے قول سے عیاں ہے کہ مرزا اپنی بہن جنت کے ساتھ جڑواں ماں کے بطن سے قادیان میں پیدا ہوئے۔ قادیانی خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا مسیح موعود کس طرح ہے!

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے مزید بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(يطلبه حتى يدركه بباب لد، فيقتله.)(صحيح مسلم، رقم: ٢٩٣٧)

''عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کریں گے حتیٰ کہ لد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔''

مرزا اپنی زندگی میں جن کو دجال کہتا رہا، اس نے انھی کا ساتھ دیا اور اپنے پیروکاروں کو ان کی اطاعت کا حکم دیتا رہا، مگر لڑ کر مقابلہ نہیں کیا اور نہ مرزا نے اپنی زندگی میں دجال کو ''لد'' کے دروازے پر قتل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''دخل علي النبيﷺ و أنا أبكي، فقال: ((ما يبكيك؟)) فقلت: يا رسول اللهﷺ! ذكرت الدجال، قال: ((فلا تبكي فإن يخرج وأنا حي أكفيكموه، و إن أمت فإن ربكم ليس بأعور، و إنه يخرج معه يهود أصبهان، فيسير حتى ينزل بضاحية المدينة، ولها يومئذ سبعة أبواب، على كل باب ملكان، فيخرج إليه شرار أهلها، فينطلق حتى يأتي لدا، فينزل عيسى ابن مريم فيقتله، ثم يمكث عيسى في الأرض أربعين سنة أو قريبا من أربعين سنة إماما عادلا و حكما مقسطا.))'' (مصنف ابن أبي شيبة: ١٥/١٣٤، مسند الإمام أحمد: ٦/٧٥، السنة لعبد الله بن أحمد، وسنده حسن)

''میں رو رہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا، فرمایا: مت رو، اگر میرے جیتے جی وہ نکل آیا تو میں تمھیں اس سے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو (یہ یاد رکھنا کہ) تمھارا رب کانا نہیں ہے، دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ اصفہان کے یہودی ہوں گے، پھر وہ چلے گا حتیٰ کہ مدینہ کے بیرونی کنارے پر پڑاؤ ڈالے گا، اس وقت مدینہ کے برے لوگ اس کے ساتھ مل جائیں گے، پھر وہ چلے گا حتیٰ کہ مقام لد (بیت المقدس کے قریب ایک بستی) تک پہنچ جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہو کر اسے قتل کر دیں گے، پھر آپ زمین پر چالیس سال تک یا چالیس سال کے قریب ایک امامِ عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔''

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہو کر جہاد حرام نہیں قرار دیں گے، بلکہ دجال اور اس کے لشکر کے خلاف قتال کریں گے اور فلسطین میں ''لد'' کے مقام پر اسے قتل کریں گے اور انگریزوں کے محکوم بن کر نہیں، بلکہ حاکم بن کر

رہیں گے اور عدل وانصاف رائج کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام انبیائے کرام علیہم السلام آپس میں علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں جدا جدا ہیں، لیکن دین ایک ہے، میں سب سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں کیوں کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ وہ نازل ہونے والے ہیں، جب ان کو دیکھو تو (ان نشانیوں سے) ان کی پہچان کر لینا، وہ درمیانے قد والے ہیں اور رنگ ان کا سرخ وسفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے، ایسے محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو، حالانکہ نمی، یعنی پانی لگا نہیں ہوگا۔ آپ لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑائی کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، جزیہ ختم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا سارے ادیان ختم کردے گا، زمین میں امن قائم ہوجائے گا، حتیٰ کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ مل کر چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے، لیکن وہ انھیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ زمین میں چالیس سال رہیں گے، پھر فوت ہوجائیں گے، پھر آپ علیہ السلام پر مسلمان جنازہ پڑھیں گے۔'' (مسند احمد: ۲/۴۳۷، سنن ابی داود: ۴۳۲۴، مسند طیالسی: ۳۳۵، وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (رقم: ۶۸۲۲) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۵۹۵) نے اس کی سند کو ''صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۶/۴۹۳) نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اسلام کی خاطر لڑائی کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر قتل کریں گے، مسیح الدجال کو ہلاک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا سارے ادیان ختم کریں گے۔ زمین میں امن قائم ہوجائے گا۔ غلبہ اسلام کی صورت میں جزیہ کا تصور ختم ہوجائے گا۔ آپ زمین میں چالیس سال رہیں گے، پھر فوت ہوجائیں گے۔

جب کہ مرزا قادیانی نے اپنے دور میں یہود ونصاریٰ سے قتال نہیں کیا، ان کی صلیب کو نہیں توڑا بلکہ اپنے پیروکاروں کو ان کی اطاعت کا درس دیا، اہل صلیب نے مرزا کے دور میں الہامی شرعی حدود وقیود کا خاتمہ کیا اور خود ساختہ قانون رائج کیا، مسلم ریاستوں پر یورپی اقوام نے قبضہ کرلیا، جہاد کرنے والوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا، مسلمان غلام ہوئے اور نصاریٰ حاکم بن کر مسلط ہوئے۔ **(جاری ہے)**

اخبار الاحرار

47ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس وجلوس دعوت اسلام چناب نگر

رپورٹ: (فرحان الحق حقانی، قاری محمد قاسم بلوچ)

عقیدۂ ختم نبوت درحقیقت اسلام کے بنیادی عقائد میں وہ عقیدہ ہے، جس پر ایمان کے بغیر دین واسلام کا تصور بھی محال ہے۔ یہ دین کا بنیادی اور لازمی عقیدہ ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں، بلکہ اللہ کے پیغمبر اور انبیاء(کی نبوت) کی مہر(یعنی اسے ختم کردینے والے ہیں) اور اللہ ہر شے سے (خوب) واقف ہے۔'' (سورۃ الاحزاب) اس عقیدے کے بغیر اسلام کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا، امت مسلمہ کے کسی بھی مکتبہ فکر نے کبھی اس پر سمجھوتہ نہیں کیا، عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید واحادیث نبویؐ سے قطعی طور پر ثابت ہے۔

برصغیر پاک وہند میں مرزا غلام قادیانی کے دعوی نبوت کے بعد انفرادی واجتماعی سطح پر اس کے باطل عقائد و نظریات کا مقابلہ کیا گیا۔ جس میں مجلس احرار اسلام کا نام سرفہرست ہے۔ مرزائیت کی جنم بھومی قادیان اور ربوہ پاکستان میں ان کی پناہ گاہ ربوہ، مجلس احرار اسلام کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلے وہاں پہنچ کر ان کا تعاقب کیا اور ان کا ناطقہ بند کیا۔ 1934ء میں قادیان میں احرار داخل ہوئے اور 1975ء میں قائد احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضع چھنی میں ختم نبوت کانفرنس کی اور ڈگری کالج کے بالکل قریب جگہ خریدی جہاں 27 فروری 1976ء کو مسجد احرار کے سنگ بنیاد کی تقریب کا اعلان کیا، حکومت وقت کی طرف سے اس افتتاحی تقریب جمعہ پر پابندی لگائی گئی اور پکڑ دھکڑ کا ماحول بنایا گیا۔ رکاوٹوں کے باوجود ملک کے طول وعرض سے بڑی تعداد میں مسلمان نماز جمعہ کیلئے پہنچے، سابق صدر مجلس احرار حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی پہنچے۔ قائد احرار مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دوران تقریر گرفتار کر لیا گیا، جگہ جگہ ناکے ہونے کے باوجود بھی قائد احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ روپ بدل کر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جمعہ پڑھے بغیر گرفتاری دینے سے انکار کر دیا۔ شاہ جی نے تقریر کی، خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی اور پھر گرفتاری دی۔

مجلس احرار کے زیر اہتمام احرار ختم نبوت کانفرنسز چناب نگر داخلہ سے قبل چنیوٹ میں سید الاحرار حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی قیادت وسیادت میں ہی ہوتی آ رہی ہیں۔ اس مرکز اسلام میں گذشتہ 46 سال سے دوروزہ ''احرار ختم نبوت کانفرنس وجلوس دعوت اسلام'' پورے اہتمام سے منعقد ہوتی ہے، امسال چناب نگر کی 47ویں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ 9 ربیع الاول کی شام سے ہی قافلوں کی آمد شروع ہو گئی۔ دس ربیع الاول کو تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے اور ذمہ داران اپنی ڈیوٹیاں انجام دینے لگے۔ 11 ربیع الاول نماز ظہر کے بعد کانفرنس کی پہلی نشست ''احرار ورکرز کنونشن'' کا

آغاز قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری کی دعا، مولانا فیصل اشفاق کی تلاوت اور ظہیر فاضل کاشمیری کی نعت سے کیا جبکہ نشست کی صدارت مرکزی نائب امیر میاں محمد اویس نے کی۔ جبکہ پروفیسر اصغر علی شاہد، ڈاکٹر عمر فاروق احرار، مولانا اسماعیل سعد، مولانا مغیرہ صدیقی، مولانا طلحہ مجتبیٰ و دیگر احرار کارکنوں نے اظہار خیال کیا انہوں نے کہا اکابرین احرار کی لازوال جدوجہد کے نتیجے میں دارالکفر والارتداد چناب نگر (ربوہ) آزاد شہر قرار دیا گیا ہم منکرین ختم نبوت کو آج تک دین مبین کی دعوت دینے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ جناب حکیم محمد قاسم اور مولانا الطاف معاویہ نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ فرزندانِ توحید و ختم نبوت اور مشن امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے وارث آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کیلئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا سید عطاء المنان بخاری سمیت دیگر مبلغین احرار نے کارکنوں کی فکری و نظریاتی حوالے سے ذہن سازی کی اور کام کو مزید منظم کرنے کا کہا۔ یہ نشست مجلس احرار کراچی کے امیر مفتی عطاء الرحمٰن قریشی کی دعا سے ختم ہوئی۔

بعد از عصر دوسری نشست ''فتنہ قادیانیت سے آگاہی اور قادیانیوں کے مظالم'' سے متعلق سوال و جواب کے حوالے سے منعقد ہوئی جس سے مجلس احرار نائب ناظم تبلیغ ڈاکٹر محمد آصف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنوں کا وائرس وباء کی صورت اختیار کر کے ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مجلس احرار فتنہ قادیانیت کے وائرس سے مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کی محنت کر رہی ہے۔ مولانا قاری محمد یامین گوہر چنیوٹی نے احرار کی چناب نگر میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

بعد نماز مغرب ''مجلس ذکر'' واصلاحی بیان اور سلسلہ بیعت ہوا۔ حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ کے خلیفہ مجاز مولانا سید محمد کفیل بخاری نے مجلس ذکر کروائی اور اصلاحی بیان کیا۔

بعد نماز عشاء چوتھی نشست کا آغاز مولانا فیصل اشفاق کی تلاوت، حافظ محمد اسحاق (رحمانی برادران)، مولانا محمد حیدری کی نعت سے ہوا۔ اس نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی اور احرار رہنما ڈاکٹر شاہد کاشمیری نے فرمائی۔ مولانا مفتی محمد طیب (فیصل آباد) مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی، مفتی طاہر مسعود، ڈاکٹر عبدالسمیع (رہنما تنظیم اسلامی پاکستان)، مولانا قاری عزیز الرحمٰن (جامعہ دارالقرآن، فیصل آباد)، مولانا ملک خلیل احمد اشرفی، مولانا سید خالد مسعود گیلانی، مولانا محمد احمد ڈیروی، مولانا عثمان ممتاز، مولانا حنیف صابر، مولانا امیر حمزہ، مولانا محمد ذیشان (مردان) مولانا محمد اسماعیل (بٹگرام)، مولانا سرفراز، مفتی جمال مدنی (ملتان) نے خطابات کیے۔ جبکہ حافظ عبدالباسط حسانی نے ختم نبوت کے ترانوں سے حاضرین کے جذبات کو گرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ، مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے ختم نبوت کے صدقے ہمیں شرک فی التوحید، تکذیب انبیاء اور شرک فی النبوت سے محفوظ فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے یہ امت بھی قیامت تک باقی رہے گی۔ حضرت مولانا قاضی

محمد ارشد الحسینی نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے تمام انبیاء سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کا وعدہ لیا ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کی اور بعد میں آنے والے کی بشارت دی لیکن حضور علیہ السلام نے اپنے سے پہلوں کی تصدیق کی اور بعد میں کسی آنے والے کی خبر نہیں دی۔ یہ عقیدہ ختم نبوت پر بہت بڑی دلیل ہے۔ یہ نشست رات 2 بجے حضرت قاضی صاحب کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

12 ربیع الاول کو پانچویں نشست سے مولانا محمد مغیرہ کا رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر حسب سابق تفصیلی درس قرآن کریم اور سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ جس کے متصل بعد تقریب ''پرچم کشائی'' کا آغاز قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی کی تلاوت سے ہوا، بزرگ شاعر احرار حافظ محمد اکرم احرار نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا حافظ عابد مسعود ڈوگر (مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مجلس احرار اسلام پاکستان) نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر برصغیر کی سب سے قدیم جماعت مجلس احرار اسلام ہے اس کو مزید مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ہم حضرت امیر شریعت کے مشن کو انہی کے منہج پر لے کر چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سامراج کیخلاف مزاحمتی کردار کا نام مجلس احرار اسلام ہے، اور ہم اکابرین احرار کے اس مشن کو جاری رکھیں گے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ، مولانا سید محمد کفیل بخاری نے احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر شریعت ایک عظیم مشن احرار کارکنوں کو سونپ کر گئے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اول وآخر ہمارا مطمع نظر ہونا چاہیے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے جس کا محاسبہ جاری رہے گا۔ بعد ازاں حضرت امیر مرکزیہ، نائب امراء عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ، جناب ملک محمد یوسف، جناب عبدالکریم قمر، ڈاکٹر عمر فاروق احرار، سید عطاء المنان بخاری، مولانا تنویر الحسن، ڈاکٹر محمد آصف نے وطن عزیز پاکستان اور مجلس احرار کے پرچموں کو لہرایا۔ اس موقع پر جناب قاسم چیمہ کے نعروں کی گونج نے کارکنان احرار میں نئی روح پھونک دی۔ اس تقریب کی تیاری ونگرانی جناب بھائی اشرف علی احرار اوران کے رفقاء احرار رضا کاروں نے کی۔

کانفرنس کی ساتویں نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب امیر مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب نے کی۔ اس نشست میں حافظ محمد احمد عبداللہ نے تلاوت قرآن مجید، سید برکات احمد شاہ، جناب سید سلمان گیلانی، حافظ محمد اکرم احرار، مولانا قاری محمد سلمان منظور نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ واہل بیت کی شان میں منقبت پیش کی اور ختم نبوت کے ترانوں سے سماں باندھ دیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا تنویر الحسن احرار، مولانا سید عطاء المنان بخاری، مولانا محمد اکمل اور مولانا محمد الطاف معاویہ نے کانفرنس کی اس نشست میں نظامت کے بہترین فرائض سرانجام دیے۔ مولانا محمد الطاف معاویہ (خانیوال)، مولانا محمد مدثر اسماعیل (ڈیرہ غازی خان)، مولانا محمد علی معاویہ (شجاعباد)، محمد قاسم چیمہ (امیر مجلس احرار اسلام ضلع ساہیوال)، مولانا محمد زبیر اعوان (چکڑالہ)،

مولانا محمد ثانی اثنین الحق (ملتان) مولانا فداء الرحمٰن حیدری (لاہور) مولانا عبدالواحد رسول نگری (سرپرست مجلس احرار اسلام گجرانوالہ) مولانا ابوبکر (چشتیاں) جناب زاہد سعید بھٹہ ایڈووکیٹ، مولانا جمشید (رحیم یار خان)، مولانا محمد شعیب اعوان (ناگڑیاں، گجرات) مولانا تنویر احمد علوی (راولپنڈی) نے کہا دین اسلام کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر استوار کی گئی ہے۔مقررین نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نبوی اسلوب کے مطابق قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کا فریضہ ادا کرتی رہے گی، شیر افضل خان نیازی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین پاکستان تمام اقلیتوں کو جو قانون کو مانیں اور اس پر عمل کریں انہیں مذہبی آزادی دیتا ہے لیکن قادیانی آئین وقانون کے باغی ہیں ان کو پابند بنایا جائے۔مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کو عالمی سامراج دنیا بھر میں مسلمانوں کیخلاف بطور جاسوس کے استعمال کر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کا نفاذ حکومت اور ریاستی اداروں کی منصبی ذمہ داری ہے۔انہوں نے کہا کہ پوری امت مسلمہ مجلس احرار اسلام کی دعوتی وتبلیغی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ مبارک ثانی قادیانی کیس کا تفصیلی فیصلہ جلد سنایا جائے، ورنہ ہم تحریک کی طرف جائیں گے۔پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ ختم نبوت کی تحریک کو کبھی کوئی روک نہیں سکا۔پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہدالراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دارالکفر والارتداد (ربوہ) چناب نگر میں اپنا مورچہ قائم رکھا ہوا ہے۔عالمی سطح پر پاکستان پر شدید دباؤ ہے کہ وہ منکرین ختم نبوت لاہوری وقادیانی مرزائیوں کی آئین میں طے شدہ حیثیت کو فی الفور ختم کر کے پرانی حیثیت کو بحال کر دیں، لیکن مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت کے پیش نظر عالمی سامراج ابھی تک یہ مذموم کام کروانے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔قائداحرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام شہدائے ختم نبوت کی وارث جماعت ہے۔مجلس احرار اسلام آئین ودستور کی بالادستی اور وطن عزیز پاکستان کے اسلامی تشخص کے تحفظ کی جدوجہد کرتی رہے گی۔ساتویں نشست کا اختتام قائداحرار مدظلہ کی دعا سے ہوا۔جس کے بعد شرکاء اجتماع نے باجماعت نماز ظہر ادا کی۔دوروزہ احرار ختم نبوت کانفرنس کے اختتام پر ہزاروں فرزندان اسلام، مجاہدین ختم نبوت اور سرخ پوشان احرار نے قادیانیوں کو دعوت اسلام کا فقید المثال جلوس نکالا جو جامع مسجد احرار سے شروع ہوا۔نعرہ تکبیر، اللہ اکبر۔محمد ہمارے، بڑی شان والے۔فرما گئے یہ ہادی، لا نبی بعدی۔ اسلام، زندہ باد۔پاکستان، زندہ باد جیسے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے جلوس کے شرکاء منظم طور پر اقصیٰ چوک پہنچے جہاں مولانا تنویرالحسن احرار نے خطاب کیا۔وہاں سے ایوان محمود کی طرف آگے بڑھے تو عجیب سماں بندھ گیا، قادیانی مرکز ایوان محمود کے سامنے جلوس نے پڑاؤ کیا تو بہت بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔ایوان محمود کے سامنے منعقدہ جلسہ عام سے قائداحرار مولانا سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مفتی محمد حسن، ڈاکٹر شاہد کاشمیری، مولانا محمد مغیرہ، مولانا سید عطاء المنان بخاری، مہر تیمور امجد لالی (ایم پی اے) مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)

نے خطاب کرتے ہوئے مرزا مسرور احمد اور قادیانیوں کو قبول اسلام کی دعوت دی۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ کفار کو دعوت دینا ہی انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام جون 1975ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں داخل ہوئی تھی، جسے آئندہ سال 2025ء میں پچاس برس مکمل ہو جائیں گے۔ مجلس احرار اسلام چناب نگر (ربوہ) میں اپنے داخلے کے پچاس سال مکمل ہونے پر اگلے سال 11 اور 12 ربیع الاول کو ''گولڈن جوبلی'' کے طور پر منائے گی۔ احرار کارکن ملک بھر میں اس سلسلے میں اپنی تیاریوں کو منظم انداز میں شروع کر دیں۔ عبد اللطیف خالد چیمہ نے یہاں اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا مسرور احمد اور قادیانیوں کیلئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ ارتداد و زندقہ کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں یا اپنی متعینہ مذہبی و آئینی حیثیت تسلیم کر کے پاکستان میں رہیں اور وطن عزیز کیخلاف گھناؤنی سازشوں کا سلسلہ ترک کر دیں ورنہ ہماری تم سے کھلی جنگ رہے گی۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ ہم قادیانیت کا تعاقب کرنے والے تمام اکابر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ چند غیرت مند رہنماؤں نے اس جلوس دعوت اسلام کا آغاز کیا جو آج ہزاروں سرخ پوشان احرار کے اس اجتماع کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کذاب و دجال مرزا قادیانی کے جھوٹے مذہب کو مان کر گمراہی کے راستہ پر گامزن ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال و جمال اور جود و سخا جو آپ کی شریعت مطہرہ اور آپ کے اخلاق کریمانہ سے ظاہر باہر ہے سے کوئی اثر قبول نہیں کرتے۔ حضور علیہ السلام کی دعوت کے نور سے پوری دنیا روشن ہے۔ ایوان محمود کی نشست مکمل ہونے پر جلوس چناب نگر اڈے کی طرف روانہ ہوا اور وہاں اختتامی دعا کے بعد نماز عصر ادا کی گئی اور تمام شرکاء اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ کانفرنس کے انتظامات کے لیے قائم کی گئی کمیٹیوں کے تمام ذمہ داران و رفقاء نے اپنے اپنے شعبہ میں انتھک محنت کر کے اجتماع کو کامیاب کرنے کی کوشش کی۔ جبکہ کانفرنس اور جلوس کی سیکورٹی کے تمام امور کو جناب اشرف علی احرار، جناب علی اصغر اور بھائی لقمان منشاد نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر جانفشانی سے اس اہم ڈیوٹی کو سرانجام دیا۔ کانفرنس میں اس سال حاضری گذشتہ پہلے سے بھی بڑھ کر تھی الحمدللہ پاکستان بھر سے احرار کارکنان اور تحفظ ختم نبوت کے جانثاروں، جانبازوں، غیرت مند مسلمانوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ اس مرتبہ کانفرنس میں خصوصیت کے ساتھ کراچی سے ہمارے کرم فرما ماہنامہ وفاق المدارس کے مدیر حضرت مولانا محمد احمد حافظ، جناب خالد عمران، اسلام آباد سے جناب سیف اللہ خالد، جناب حافظ عبید اللہ، ناصر جالندھری صاحب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کی حاضری قبول فرمائیں آمین

قراردادیں:

47 ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

☆ کانفرنس میں آزاد کشمیر حکومت کی جانب سے ہر سال 7 ستمبر کو ''یوم ختم نبوت'' سرکاری طور پر منانے اور سینٹ آف پاکستان میں 7 ستمبر کو عام تعطیل کی قرارداد آنے کا خیر مقدم کیا گیا اور اسے مثالی بھی قرار دیا گیا۔

☆ مبارک ثانی قادیانی کیس میں سپریم کورٹ کا مختصر فیصلہ لائق تحسین ہے، لیکن تفصیلی فیصلہ کا اب تک جاری نہ کیا جانا، تشویش واضطراب کا باعث بن رہا ہے۔ یہ اجتماع سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے مطالبہ کرتا ہے کہ تفصیلی فیصلہ جاری کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع دہشت گردی کی تازہ لہر کی مذمت کرتا ہے اور بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

☆ مجلس احرار اسلام پاکستان کا یہ اجتماع پاکستان کے اسلامی تشخص اور قومی خودمختاری کے خلاف بڑھتے ہوئے مسلسل عالمی دباؤ اور بین الاقوامی اداروں کی یلغار پر تشویش واضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ معذرت خواہانہ پالیسی اختیار کرنے کی بجائے ایک نظریاتی اور ایٹمی ملک کی حیثیت سے باوقار حکمت عملی اختیار کی جائے، نیز دینی حلقوں کو توجہ دلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کی اسلامی شناخت اور قومی خودمختاری کے معاملات کو سیاستدانوں اور اسٹیبلشمنٹ کے رحم وکرم پر چھوڑنے کی بجائے دینی قوتوں کو خود کردار ادا کرنا ہوگا۔ لہٰذا تمام مکاتب فکر نفاذ اسلام کے یک نکاتی ایجنڈے پر متحد ہو کر شریعت کی بالادستی کی جدوجہد تیز تر کردیں۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرتے ہوئے پاکستان کو اِسلامی نظام کا گہوارہ بنایا جائے۔

☆ ذرائع ابلاغ پر اخلاق باختہ، حیاسوز اور پرتشدد مواد پیش کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ ایسے پروگرام نشر کیے جائیں کہ جن سے عوام کی اخلاقی واسلامی تربیت ہو اور اسلامی تہذیب وثقافت کو فروغ ملے۔

☆ میڈیا پر تشہیر کے ذریعے عورت کی تذلیل بند کی جائے۔ خواتین اور بچیوں سے زیادتی کے مرتکبین کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

☆ بیروزگاری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو فوری طور پر بلاسود قرضے دیے جائیں۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ 295 سی کے قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور قانون ناموس رسالت کے ہر حال میں تحفظ کا دوٹوک اعلان کرتے ہوئے غیرملکی طاقتوں کے مطالبات کو مسترد کیا جائے، کیونکہ ان کے یہ مطالبات ہمارے ملکی اور مذہبی معاملات میں کھلی مداخلت ہے۔

☆ عدالتی احکامات کے باوجود سوشل میڈیا پر توہین رسالت پر مبنی مواد موجود ہے، جبکہ سینکڑوں قادیانی ویب سائٹس پاکستان کے آئین کا مذاق اڑاتے ہوئے بلاتعطل آزادی سے چل رہی ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانی ویب سائٹس کو بند کیا جائے، سوشل میڈیا پر ہونے والی گستاخیوں کا نوٹس لیا جائے اور گستاخی کرنے والوں اور اُن کے سہولت کاروں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆ شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ قادیانیوں کی شناخت ہو سکے اور وہ مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کر سکیں۔

☆ قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہوئے ہیں، اُن کے یہ اقدامات سٹیٹ اندر سٹیٹ کے مترادف ہیں، لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور متوازی عدالتیں ختم کر کے ملک کے قانونی نظام کی بالادستی بحال کی جائے۔

☆ چناب نگر کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں، تاکہ چناب نگر کے رہائشی انجمن احمدیہ کے تسلط سے آزاد ہو کر زندگی گزار سکیں۔

☆ پورے ملک میں عسکری تنظیموں پر پابندی ہے، لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم ''خدام الاحمدیہ'' کو کھلی چھٹی دی جا چکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح دہشت گرد تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کیے جائیں۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے۔

☆ ملک میں ہونے والی قتل و غارت گری اور دہشت گردی میں قادیانی عنصر کے پس پردہ کردار کو فراموش نہ کیا جائے، جہاں مذہبی دہشت گردی ہوتی ہے، وہاں کی قادیانی قیادت کو شامل تفتیش کیا جائے تو بہت سارے اندھے کیسوں کا سراغ لگ سکتا ہے۔

☆ وفاقی حکومت بیرون ملک سفارت خانوں، قونصل خانوں اور دیگر عالمی اداروں میں ذمہ داران کی تعیناتی کرتے وقت ان کے قادیانیوں سے ہمدردانہ روابط کے حوالے سے چھان بین کے عمل کو شفاف بنائے۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری سطح پر عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے ہر سطح کے قومی تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت پر مضامین اور تحاریک ختم نبوت کے تذکرے کو شامل کیا جائے۔

☆ حکومتی سطح پر اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر ''تحفظ ختم نبوت کونسل'' کا قیام عمل میں لایا جائے جو عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کو مانیٹر کرے۔

☆ یہ اجتماع سعودی عرب کی حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حج و عمرہ اور ورک ویزے کے درخواست فارم میں عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامے کا اضافہ کرے۔ تاکہ قادیانی حرمین شریفین میں داخل نہ ہو سکیں۔

یہ اجتماع مغربی فنڈز پر چلنے والی این جی اوز کی مذموم سرگرمیوں اور بعض میڈیا اینکر پرسن کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل اور حکومت کی طرف سے قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موثر بنانے کی سازشوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆ یہ اجتماع ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں پر سخت تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور اس سلسلہ میں حکومتی اداروں کی غفلت کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور دستور کی اسلامی دفعات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کی قانون شکن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور انہیں آئین

پاکستان کا پابند کیا جائے، پاکستان کے اساسی نظریہ اوراس کے مکینوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ دی جائے۔

☆ قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور سازشی انداز میں حکومتی حلقوں میں اپنا اثر ورسوخ بڑھا کر اپنے دیرینہ خواب کی تکمیل کے لئے مصروف عمل ہیں ملک کے جغرافیائی اور نظریاتی دفاع کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اور تمام کلیدی عہدوں سے انہیں برطرف کیا جائے۔ حساس عہدوں پر تعینات سکہ بند قادیانی ملکی سلامتی واستحکام کے لئے خطرہ ہیں لہٰذا سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

☆ جامعہ گورنمنٹ نصرت گرلز کالج، نصرت گرلز ہائی اسکول چناب نگر کا نام تبدیل کر کے جامعہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ وسیدہ فاطمۃ الزہراؓ رکھا جائے۔ چونکہ یہ نام مرزا قادیانی کی بیگم آنجہانی نصرت جہاں کے نام سے رکھا گیا ہے۔

☆ چناب نگر میں قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے ان کے دہشت گرد موبائل گاڑیوں پر جدید اسلحہ سے لیس ہو کر گشت کرتے ہیں اور ایلیٹ فورس سے مشابہہ یونیفارم استعمال کرتے ہیں نیز اس گاڑی پر گشت کرنے والے سادہ لوح مسلمانوں اور عام گزرگاہوں سے آنیوالوں کو ہراساں کرتے ہیں ان پر تشدد کرتے ہیں پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں قادیانیوں کا یہ فعل حکومتی رٹ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ دہشت گرد قادیانی تنظیم خدام الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور چناب نگر میں حکومتی رٹ قائم کی جائے۔

☆ چناب نگر کی گرین بیلٹس، سڑکوں وغیرہ ٹی ایم اے کے نام منتقل کی جائیں اور قادیانیوں سے قبضہ جات واگزار کرائے جائیں۔

☆ چناب نگر میں جگہ جگہ ناکے قدم قدم پر قادیانی قبضے یہاں پر مسلم اداروں اور مسلم شخصیات کا گھیرا تنگ کرنے کے لئے کیا جارہا ہے، یادرہے کہ چناب نگر کا اصل رقبہ 1034 ایکڑ جبکہ قادیانی 1050 ایکڑ پر ناجائز قابض ہیں۔ حکومت اس ساری صورتحال کا فی الفور نوٹس لے۔

☆ یہ اجتماع ملک بھر کے خطباء علمائے کرام، مشائخ عظام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر ماہ ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کی عظمت اور رد قادیانیت کے لئے وقف کریں تاکہ پاکستان کی نسل نو کو قادیانی فتنے کی سنگینی کا احساس دلایا جاسکے۔

☆ قادیانیوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ و دھوکہ دینے کے لئے اپنی عبادت گاہوں پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں جو کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور توہین ہے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں سے قرآنی آیات کو محفوظ کیا جائے۔

☆ تعلیمی اداروں میں قادیانی طلبہ وطالبات کی ارتدادی سرگرمیاں حد سے تجاوز کر رہی ہیں اور قادیانی سکولز اور کالجز کے داخلہ فارموں میں درج مذہب کے خانہ میں اپنے آپ کو مسلمان لکھتے ہیں کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں داخلہ فارموں میں درج مذہب کے خانہ کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی عظمت واہمیت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامے کا اندراج کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین اور اسباق شامل کئے جائیں

تاکہ نوزائیدہ نسل میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں شعور پیدا کیا جاسکے۔

☆ حکومت نے تمام اقلیتوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں لئے ہوئے ہیں لیکن قادیانی اوقاف حکومتی تحویل میں نہیں لئے گئے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دوسرے غیر مسلموں کے اوقافوں کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی حکومتی تحویل میں لیا جائے۔

☆ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے مذہبی علامات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆ قادیانی رسائل و جرائد ملکی قوانین اور عالم اسلام کے خلاف زہر افشانی کر رہے ہیں لہٰذا قادیانی اخبارات و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔

☆ یہ اجتماع ملک میں جاری شدید معاشی بحران کو تشویش کی نظر سے دیکھتے ہوئے اسے ملک وقوم کے لیے انتہائی خطرناک قرار دیتے ہوئے اس کے فوری حل کا مطالبہ کرتا ہے، نیز کمر توڑ مہنگائی کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بجلی کے بلوں میں ناجائز اضافے واپس لیے جائیں۔ پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو فعال کر کے گراں فروشوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ شاہانہ اخراجات ختم کیے جائیں، خود انحصاری کی پالیسی اپنا کر قوم وملک کو بیرونی ساہوکار اداروں سے نجات دلائی جائے۔

☆ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے لہٰذا اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں اسلامی شرعی نظام نافذ کیا جائے اور سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔

☆ قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو ریاست در ریاست کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆ یہ کانفرنس دنیا کی تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت، ناموسِ رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کے دفاع و تحفظ اور ان حوالوں سے پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کے ازالہ، نیز ان کو فروغ دینے والے افکار ونظریات کے ردو تعاقب کے لیے سرکاری سطح پر اقدامات کریں اور اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) اسے اپنی باقاعدہ پالیسی کا حصہ بنائے۔

☆ شناختی کارڈ، پیدائشی سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ کے حصول اور انتخابی فہرستوں میں اندراج کے لیے درخواست گزار سے آئین کی شق 260 ذیلی شق 3 اور جزاے بی میں مسلم اور غیر مسلم کی تعریف پر مبنی بیانِ حلفی لازمی قرار دیا جائے۔

☆ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ادارے اور جماعتیں بھی متحرک ہوں اور پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں دستوری اور قانونی فیصلوں کو تبدیل کرانے کی درپردہ مہم پر نظر رکھیں، تاکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ اور تحریک ختم نبوت کی کامیابیوں پر شب خون مارنے کی کسی کوشش کو پروان نہ چڑھا سکے۔

خدمات امیر شریعت سیمینار جھنگ میں قائد احرار کی شرکت

31 اگست بروز ہفتہ امیر مرکزیہ مولانا سید محمد کفیل بخاری جھنگ تشریف لائے، آپ نے ظہر کے بعد مولانا امداداللہ کے ہاں مدرسہ قاسم العلوم کی مسجد میں درس ارشاد فرمایا۔ محمد انور مغل کی والدہ محترمہ اور میاں اسحٰق سابق ڈی سی ریڈر کی تعزیت فرمائی۔ زبیری برادران کی طرف سے بزم امیر شریعت کے رفقا کے ہمراہ عصرانہ میں شرکت فرمائی بعد نماز مغرب خدمات امیر شریعت سیمینار کلی مسجد سمن آباد جھنگ صدر میں ہوا جہاں تمام دینی جماعتوں کے رہنما اور سینئر احباب جمع تھے عوام الناس سے خدمات امیر شریعت اور مجلس احرار کی قربانیوں پر روشنی ڈالی آپ سے قبل حضرت پیر حبیب اللہ نقشبندی، عبداللہ عزیز، مولانا عمر دراز سیال نے خطاب فرمایا۔ حاجی ظفر اقبال کے پرتکلف عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ حاجی محمد زاہد سعید بھٹہ ایڈووکیٹ کو مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ میں جرات مندانہ کردار ادا کرنے پر خراج تحسین پیش کیا اس سفر میں ان کے ہمراہ مقامی جماعت کے ذمہ داران قاری عزیز الرحمٰن، حاجی محمد افضل، جناب محسن احرار اور حافظ عبدالوحید بھی تھے۔ جنہوں نے امیر شریعت سیمینار کی تیاری اور اس کے انعقاد کے لیے بھرپور محنت کی اور اسے کامیاب بنایا۔

شعبہ تبلیغ وشعبہ خدمت خلق کی مختصر کارگزاری ماہ اگست وستمبر 2024

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مبلغین نے ختم نبوت گولڈن جوبلی اور 47 ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری کے سلسلہ میں ملک بھر کے مختلف علاقوں کے دورے کیے اور ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ اس سلسلہ میں 274 دروس و پیغام ختم نبوت و دروس قرآن کریم منعقد کیے گئے۔ جبکہ ستمبر میں 11 مساجد میں ختم نبوت کورسز ہوے۔ 15000 سے زائد افراد تک انفرادی طور پر ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا پیغام دعوت ناموں اور براہ راست ملاقاتوں کے ذریعے پہنچایا گیا۔ تقریبا دس ہزار کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تجار میں کم وبیش 50 سے زائد پروگرام کیے گئے۔ انفرادی واجتماعی ملاقاتوں میں 500 علماء تک کانفرنس کی دعوت پہنچائی گئی۔ مبلغین نے کم و بیش چھوٹے بڑے 50 شہروں کا سفر کیا۔ جبکہ کئی قادیانی وعیسائیوں کو دعوت اسلام کا سلسلہ جاری ہے۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت 7 ستمبر 2024 کو مسلم ہسپتال چناب نگر میں ماہانہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جنرل او پی ڈی میں 208 مریضوں کو چیک کر کے فری ادویات مہیا کی گئیں ور 15 مریضوں کے شوگر ٹیسٹ کیے گئے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر 3 مریضوں کے آپریشن کے سلسلہ میں تعاون اور 8 مستحق گھرانوں جبکہ 30 نومسلم گھرانوں کی خدمت و کفالت کی گئی۔ ان شاء اللہ ماہ اکتوبر میں آئی کیمپ میں سفید موتیا کے آپریشن بھی کیے جائیں گے۔

ملک بھر میں ختم نبوت گولڈن جوبلی اجتماعات منعقد کیے گئے

(رپورٹ: محمد فرحان الحق حقانی) 7 ستمبر 1974ء کو 04 بج کر 35 منٹ پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں قادیانی اور لاہوری گروپ کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے خصوصی خطاب کیا اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئینی ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا۔ یہ بل متفقہ طور پر منظور کیا گیا

تو حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ارکان فرطِ مسرت سے آپس میں بغل گیر ہو گئے۔ پورے ملک میں اسلامیان پاکستان نے گھی کے چراغ جلائے۔ یہ دن ہمیں شہدائے تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت 1953ء کی بے مثال قربانیوں کی یاددلاتا ہے، جن کی برکت سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

الحمدللہ! اس تاریخ ساز فیصلے کے پچاس سال (7 ستمبر 1974ء تا 7 ستمبر 2024ء) مکمل ہونے پر برصغیر پاک و ہند میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کرنیوالی سب سے بڑی اور قدیم جماعت مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق امسال ستمبر میں ملک بھر میں گولڈن جوبلی اجتماعات ختم نبوت بھرپور انداز میں منانے کا اعلان کیا گیا۔ جس کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان، جتوئی، لاہور، ماہڑہ، چیچہ وطنی، ساہیوال، اوکاڑہ، چنیوٹ، چناب نگر، علی پور، راولپنڈی، اسلام آباد، چکڑالہ، رحیم یار خان، ظاہر پیر، خانپور، صادق آباد، احمد پور شرقیہ، کراچی، سکھر، قمبر شہداد کوٹ، لاڑکانہ، ملتان، کلاچی، چودھوان، ڈیرہ غازی خان، تونسہ، راجن پور، فاضل پور، جلال پور، شجاع آباد، میلسی، کہروڑ پکا، لودھراں، بہاول پور، کروڑ لعل عیسن، لیہ، فتح پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بالاکوٹ، مہانڈری، حویلیاں، گجرات، ناگڑیاں، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ، سلانوالی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، خانیوال، بورے والا، وہاڑی، کمالیہ، لاوہ، ڈھرنال، تلہ گنگ، احمد پور سیال، شورکوٹ، عبدالحکیم سمیت ملک بھر کی شاخوں نے چھوٹے بڑے بیسیوں اجتماعات، کانفرنسز، سیمینارز، ریلیاں اور دروس منعقد کیے جس میں جماعت کی مرکزی و علاقائی قیادت اور مبلغین نے شرکت کی۔ لاہور میں ختم نبوت ریلی میں احرار رہنماؤں میاں محمد اویس صاحب، قاری محمد قاسم، مولانا وقاص حیدر نے شرکت کی، 5 ستمبر کو اسلام آباد میں جے یو پی کی طرف سے منعقدکل جماعتی گولڈن جوبلی کانفرنس میں حضرت قائد احرار نے شرکت کی اور بعد ازاں 5 ستمبر کو ایوان احرار لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس حضرت امیر مرکزیہ کی سرپرستی و جناب محمد ایوب بٹ صاحب کی زیرصدارت اور جناب میاں محمد اویس، جناب ملک محمد یوسف کی زیرنگرانی، قاری محمد قاسم بلوچ اور دیگر احرار رضاکاران و کارکنان کی محنت و کوشش سے منعقد کی گئی جس میں تمام مذہبی و سیاسی و سماجی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت و خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ 6 ستمبر کو مرکز احرار اقراء اسلامک سنٹر چوہڑ چک چوک میں ختم نبوت کانفرنس سے قائد احرار نے خطاب کیا۔ 7 ستمبر کو مینار پاکستان پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی دعوت پر امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام سید محمد کفیل بخاری نے شرکت و خطاب کیا جبکہ مجلس احرار کے مرکزی نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ نے چناب نگر میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیراہتمام ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں ٹوبہ، کمالیہ اور جھنگ میں جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے مختلف سیمینارز

سے بھی خطاب کیا۔ نائب امیر مرکزیہ عبداللطیف خالد چیمہ 5 ستمبر بعد از مغرب منصورہ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوئے اور 6 ستمبر جمعہ کا خطاب مسجد صراط الجنہ لاہور میں کیا۔ بہاولپور میں 7 ستمبر کو انجمن تاجران اور مجلس احرار کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی (مسجد الصادق تا فرید گیٹ) میں مجلس احرار کے مرکزی ناظم تبلیغ سید عطاء المنان بخاری نے خصوصی شرکت کی۔ بعد از مغرب مرکز احرار مدنی مسجد بہاول پور میں ختم نبوت سیمینار سے خطاب کیا۔ 13 ستمبر کو قائد احرار نے دار القرآن فیصل آباد کی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جبکہ بعد از مغرب ہدایہ انسٹیٹیوٹ اور تنظیم اسلامی فیصل آباد کے مرکز میں تقریب سے خطاب کیا۔ 20 ستمبر ملتان آرٹس کونسل ناموس رسالت کانفرنس، 21 ستمبر کو مجلس احرار میلسی کی دعوت پر ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی جبکہ مقامی مبلغین مولانا محمد رضوان اور مولانا محمد طیب رشید، حافظ محمد اکرم احرار نے مقامی علماء اور اہل علاقہ کے ساتھ مل کر اس اجتماع کو بھرپور کامیاب کیا۔ 22 ستمبر کو ڈی جی خان اور جام پور میں اجتماعات احرار، ختم نبوت کانفرنسز میں شرکت کی۔ 28 ستمبر کو احمد پور سیال اور 29 ستمبر کو چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ جتوئی، علی پور، مظفر گڑھ، تونسہ، ڈی جی خان کے علاقوں میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ اور مولانا سید عطاء المنان بخاری نے مختلف اجتماعات میں شرکت و خطاب کیے۔ کروڑ لعل عیسن، لیہ، فتح پور، چوک اعظم اور رحیم یار خان، صادق آباد، خانپور، سکھر، شہداد کوٹ، قمبر کے علاقوں میں کانفرنسز، سیمینار اور اجتماعات سے مولانا سید عطاء المنان بخاری، مولانا محمد اکمل، مولانا فقیر اللہ رحمانی، محمد یعقوب چوہان، سید عدنان شاہ، حافظ محمد انور، مولانا سمیع اللہ ربانی نے شرکت و خطابات کیے۔ اسی طرح مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے زیر اہتمام پہلا پروگرام تنظیم تاجران، الملکہ سنٹر کے صدر جناب رانا محمد ہاشم علی نے الملکہ سنٹر (کپڑا مارکیٹ) میں استحکام پاکستان و تحفظ ختم نبوت سیمینار کے عنوان سے یکم ستمبر 2024ء بروز اتوار، بعد نماز مغرب منعقد کیا۔ جس میں قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان) علامہ سید حامد سعید کاظمی (ناظم اعلیٰ تنظیم السعید پاکستان) خواجہ محمد سلیمان صدیقی (چیئرمین مرکزی تنظیم تاجران پاکستان) ملک محمد طاہر ڈوگر (ممتاز سیاسی و سماجی رہنماء و امیدوار پی پی 217) سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت و خطاب کیا۔ سیمینار کے اختتام پر تنظیم تاجران، الملکہ سنٹر کی جانب سے چونگی نمبر 14 چوک کا نام ختم کر کے ختم نبوت چوک رکھا گیا۔ اس اہم اقدام کے لیے شبانہ روز کوششوں کے بعد کامیابی پر الملکہ سنٹر کپڑا مارکیٹ کے صدر جناب رانا محمد ہاشم علی صاحب ڈھیر ساری مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے دیگر تاجر ساتھیوں کے ہمراہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے چونگی نمبر 14 کا نام تبدیل کر کے قانونی و انتظامی تقاضوں کو

مکمل کرتے ہوئے ختم نبوت چوک رکھا۔ختم نبوت چوک کا افتتاح بھی قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ سید حامد سعید کاظمی اور الممکہ سنٹر کے صدر جناب رانا محمد ہاشم علی نے اپنے دست مبارک سے کیا۔مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے الممکہ سنٹر (کپڑا مارکیٹ) کے صدر اور اس کام کے محرک جناب رانا محمد ہاشم علی صاحب کو دعا کروانے کا کہا جن کی دعا پر یہ افتتاحی تقریب وختم نبوت سیمینار اختتام پذیر ہوا۔مجلس احرار ملتان کے یونٹ سمیجہ آباد کے تحت ختم نبوت گولڈن جوبلی کا دوسرا پروگرام 05 ستمبر 2024ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب، جالندھر میرج ہال، عثمان غنی روڈ سمیجہ آباد میں بعنوان کل جماعتی احرار دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت گولڈن جوبلی سیمینار منعقد ہوا۔جس میں تمام مکاتب ومسالک کے جید علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب (مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) مولانا محمد نواز نقشبندی (مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان) نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) پروفیسر پیر محمد شفیق اللہ صدیقی البدری (مرکزی جوائنٹ سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان نورانی) مولانا حبیب الرحمٰن اکبر، الحاج زاہد مقصود قریشی (جمعیت علماء اسلام ف ملتان) قاری سعید احمد رحیمی (جمعیت علماء اسلام س ملتان) مرکزی تنظیم تاجران جنوبی پنجاب کے صدر جناب شیخ جاوید اختر، ڈپٹی سیکرٹری جنرل جناب رانا محمد ہاشم علی، محمد عمر مغل، مفتی محمد عدنان کاشف، مولانا عمیر احسن، مولانا عبدالحمید احرار، ماسٹر مسعود احمد، مولانا محمد اکمل (ضلعی امیر مجلس احرار اسلام ملتان) مفتی محمد نجم الحق (ضلعی ناظم تبلیغ) محمد فرحان الحق حقانی (ضلعی ناظم اطلاعات و نشریات) سمیت کثیر تعداد میں حضرات علماء کرام ومشائخ عظام نے شرکت کی۔

06 ستمبر 2024ء بعد نماز جمعہ، مرکز احرار، دار بنی ہاشم سے دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت گولڈن جوبلی ریلی نکالی گئی۔ریلی کی قیادت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کی۔جبکہ ان کے ہمراہ مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، مولانا مفتی محمد نجم الحق اور محمد فرحان الحق حقانی بھی تھے۔ریلی اپنے مقررہ روٹس سے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، محمد ہمارے بڑی شان والے، فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی، صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثبت وفلک شگاف نعرے لگاتی ہوئی حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار واقع احاطہ بنی ہاشم، جلال باقری قبرستان پر پہنچی تو ایک بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کر گئی۔لوگوں کا جوش وخروش بڑا دیدنی تھا۔ریلی کے مقررہ روٹس پر آنیوالے مختلف معروف چوراہوں پر قائدین احرار، دینی مدارس کے شیوخ الحدیث، اساتذہ کرام اور زعمائے احرار نے خطابات کئے جبکہ نعت خواں حضرات نے ہدیہ نعت اور حضرت امیر شریعت وابنائے امیر شریعت، اکابرین احرار وتحریک ختم نبوت، بالخصوص تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت 1953ء کے

دس ہزار شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا۔ احرار دفاع پاکستان و تحفظ ختم نبوت ریلی بلاشبہ جنوبی پنجاب کی سب سے بڑی ریلی تھی۔ ریلی کے شرکاء سے قائد مدارس دینیہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا سید عطاء المنان بخاری، مولانا محمد اکمل، مولانا عطاء الرحمن حقانی، مولانا قاری محمد یسین، حافظ شیخ محمد عمر، مولانا جمال مدنی سمیت دیگر احباب نے خطابات کیے اور مجلس احرار اسلام کی میزبانی میں 1953ء میں چلائی گئی مقدس تحریک، تحریک تحفظ ختم نبوت کے دس ہزار شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم لاہوری و قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے فلور سے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے پچاس سال مکمل ہونے پر جو گولڈن جوبلی منار ہے ہیں اس تاریخ ساز و یادگار فیصلے کی بنیاد میں 1953ء کے دس ہزار شہداء کا مقدس خون شامل ہے۔ جنہوں نے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام کی تحریک و دعوت پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کے منصب، منصب ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کر دیا لیکن ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دی۔ مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے زیر اہتمام گولڈن جوبلی کے اجتماعات ختم نبوت پر احرار کے تمام عہدیداران و ذمہ داران، کارکنان و مبلغین، بالخصوص ضلعی امیر جناب مولانا محمد اکمل صاحب، سوشل میڈیا ٹیم کے متحرک و فعال ایکٹویسٹ جناب رانا محمد عدنان معاویہ، جناب مولانا حافظ محمد ابوذر اور جناب مولانا محمد اسماعیل سعد صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ضلعی و صوبائی سطح پر ہونے والے گولڈن جوبلی کے تمام اجتماعات احرار کی تشہیری مہم اور سوشل میڈیا کوریج میں دلجمعی کے ساتھ حصہ لیا اور میرا ہاتھ بٹایا۔ آخر میں مجلس احرار اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کے ذمہ داران اور کارکنان کا تہہ دل سے شکریہ کہ جنہوں نے ختم نبوت گولڈن جوبلی کے اس اہم موقع پر ملک بھر میں عوامی آگاہی مہم چلائی اور نسل نو تک احرار کے پیغام کو پہنچایا۔

اللہ پاک آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور ان اجتماعات منعقد کرنے اور ان کی کامیابی کیلئے دن رات محنت کرنے پر سرخ پوش احرار رضا کاروں کو اپنی شایان شان اجر عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین!

یوم آزادی اور یوم امیر شریعت کے موقع پر سیمینارز کا انعقاد

(رپورٹ: سید ساجد علی) 14 اگست بروز بدھ کو صبح 9 بجے بستی خیر پور میں بسلسلہ یوم آزادی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ضلعی وسٹی عہدیداران و کارکنان نے شرکت کی، ضلعی امیر حافظ محمد اشرف کمبوہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کا دن ہمیں علماء کرام، بزرگوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنھوں نے آزادی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، ہم نے جن مقاصد کے حصول کے لیے الگ وطن حاصل کیا تھا ہم ان مقاصد کو بھول چکے ہیں اس موقع پر مولانا کریم اللہ، حافظ عاصم کمبوہ، حافظ صدیق چوہان، حافظ زبیر کمبوہ، مولانا مغیرہ صدیقی، سید محمد علی شاہ، سید

غلام اصغر شاہ، رئیس مشتاق انڈھڑ، رئیس ایاز انڈھڑ، محمد عمران کمبوہ، محمد بلال کمبوہ، جام اصغر سوترک، سید عبداللہ شاہ، سید معاویہ شاہ ودیگر بھی موجود تھے۔ 21 اگست کو امیر شریعت سیمینار زیرِ صدارت ضلعی امیر حافظ محمد اشرف کمبوہ منعقد کیا گیا، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا اختیار احمد، حافظ محمد اشرف کمبوہ، مولانا فقیر اللہ رحمانی، قاری محمد صدیق چوہان، سید محمد ابراہیم شاہ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی جماعت مجلس احرار نے قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور احرار اب بھی مورچہ زن ہیں۔ علماء کرام کا کہنا تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اپنی ذات میں بیک وقت بے مثل خطیب برجستہ گوشاعر، قرآن فہمی میں ممتاز، عالم دین، سیاستدان اور صاحب بصیرت انسان تھے۔ اس موقع پر اصغر سوترک، مولوی مغیرہ رحیمی، ہدیت اللہ، مرزا یاسر قیوم، ذوالقرنین، عبدالرحمٰن، ملک شبیر اعوان، حافظ ریاض احمد، خورشید احمد ودیگر نے شرکت کی۔

مسافرانِ آخرت

☆ ...... وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ پنجاب کے ناظم ممتاز عالم دین، ترجمان مدارس دینیہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے متحرک رکن جامعہ دارالعلوم فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب انتقال فرما گئے 28 اگست 2024

☆ ...... مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم اطلاعات مفتی تنویر الحسن احرار کے برادر نسبتی محمد مدثر ایک حادثہ میں انتقال 3 ستمبر 2024

☆ ...... حضرت مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ کی بڑی صاحبزادی، عالم حدیث، حضرت مولانا سجاد نعمانی دامت برکاتہ کی بڑی بہن اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا دامت برکاتہ کی اہلیہ کا انتقال 8 ستمبر 2024

☆ ...... مولانا محمد عثمان ممتاز (مبلغ مجلس احرار) کے تایا طالب حسین کمبوہ انتقال 14 ستمبر 2024

☆ ...... کہروڑ پکا کے قدیم کارکن محمد کاشف جاوید چوہان کے بھائی منیر احمد چوہان انتقال: 15 ستمبر 2024ء

☆ ...... مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر ملک محمد یوسف صاحب (لاہور) کے بہنوئی ملک محمد ریاض انتقال 23 ستمبر 2024ء

☆ ...... ملتان میں ہمارے کرم فرما جناب مولانا عبدالمنعم (عظیم سوپ، کینٹ) کے والد گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔

قارئین دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائیں درجات بلند فرمائیں، آمین

تعمیر جدید دار القرآن

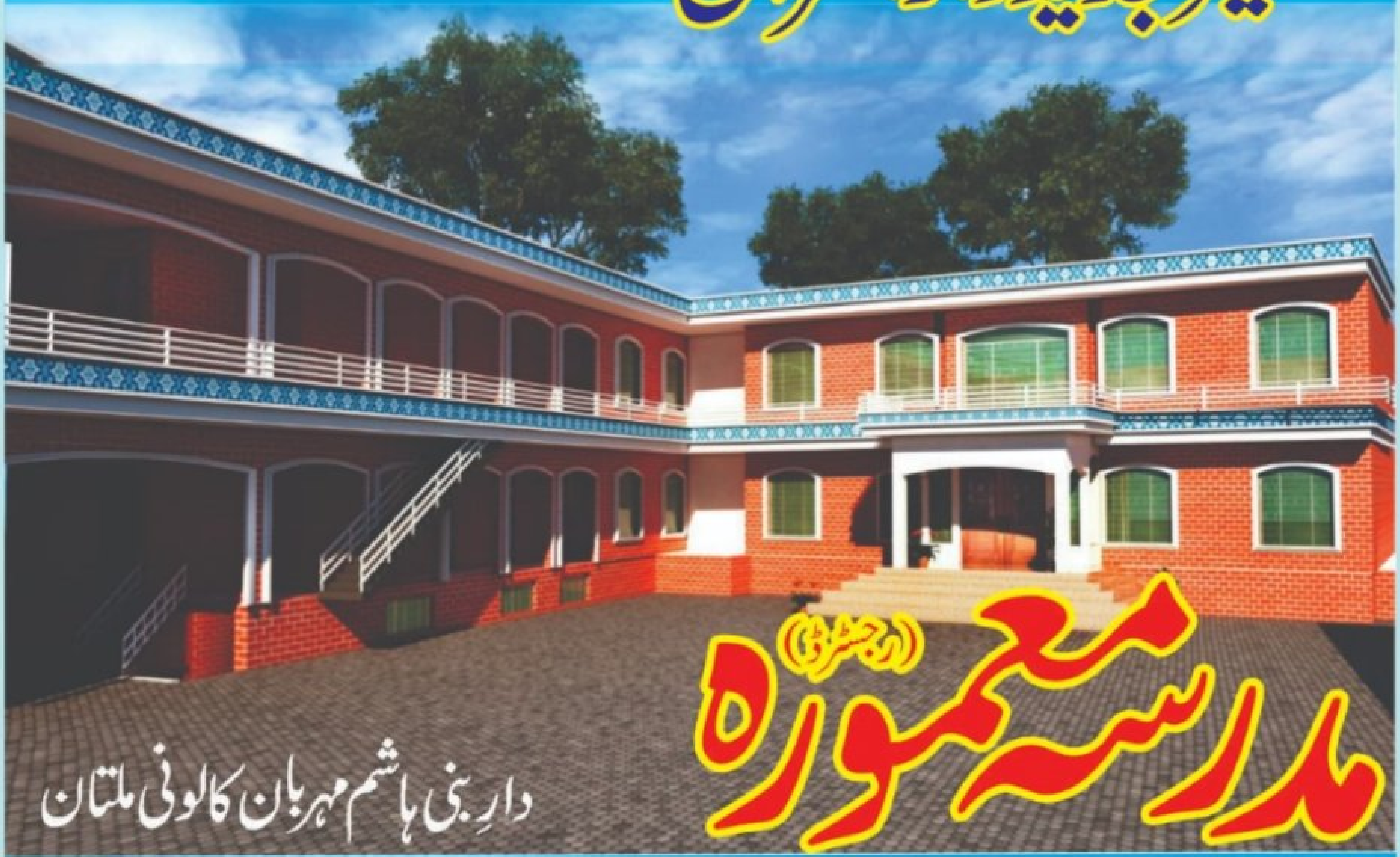

الحمدللہ بیسمنٹ ہال، دار القرآن، دفاتر اور لائبریری کی تعمیر جدید (17,500,000) ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے سے مکمل ہو چکی ہے۔

★ درجہ کتب کے طلباء کے لیے درس گاہوں، دار الحدیث، دار الاقامہ پر مشتمل نئی عمارت کی تعمیر باقی ہے جس کا تخمینہ تقریباً (3,00,00,000) تین کروڑ روپے سے متجاوز ہے۔

رابطہ برائے ترسیل زر و تعاون

حکومت کی مدارس دشمن پالیسیوں کے تحت کئی مدارس کے بینک اکاؤنٹ بند کر دیے گئے ہیں۔
مدرسہ معمورہ کا اکاؤنٹ بھی بند کر دیا ہے۔ تعاون کے لیے آپ مہتمم مدرسہ سے براہ راست رابطہ فرمائیں۔

061-4511961, 0300-6326621

سید محمد کفیل بخاری
مہتمم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی، ملتان

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY
کیئر فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!
فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس